استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ بنات اہلسنت

مدیر اعلیٰ
مولانا محمد الیاس گھمن

جلد نمبر 4 | مئی 2013ء | شمارہ 5

سورۃ العصر اور انسانی معاشرہ

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

لمحوں کی خطاء

شجرِ صداقت کا ثمر

چڑیا بی کے بچے

ناشر
احناف میڈیا سروس
AMS

استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ

بنات اہلسنت

لاہور

جلد نمبر 4 | مئی 2013ء | شمارہ 05

مدیر اعلیٰ

مولانا محمد الیاس گھمن

زیر سرپرستی

حضرت اقدس، عارف باللہ حکیم

شاہ محمد اختر دامت برکاتہم

سرکولیشن مینیجر

مولانا بشیر احمد قاسمی

ایجنسی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

منی آڈر بھیجنے کا پتہ

مکتبۃ اہل السنۃ والجماعۃ

87 جنوبی لاہور ڈویژن گروپ 0332-6311808

www.islahunnisa.com

islahunnisa@gmail.com

معاون مدیر

عابد جمشید رانا

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، ایم۔فل پنجاب یونیورسٹی لاہور

حافظ محمد کلیم اللہ

فاضل دار العلوم عیدگاہ کبیر والا، فاضل شعبہ صحافت جامعۃ الرشید کراچی

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک

35 ڈالر ..... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک

25 ڈالر ..... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر ..... سالانہ

قیمت فی شمارہ -/20 روپے

-/240 روپے

علاوہ ڈاک خرچ سالانہ زر تعاون

خط و کتابت دفتر ماہنامہ بنات اہلسنت

بالمقابل جامعہ حقانیہ نزد پیکجز فیکٹری قینچی امر سدھو لاہور

فہرست

لمحوں کی خطاء..... !!! 5

اداریہ

یک زمانہ صحبتے با اولیاء 7

مولانا محمد کلیم اللہ

سورۃ العصر اور انسانی معاشرہ 26

ضبط و ترتیب: اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن

شجرِ صداقت کا ثمر 47

مولانا محمد بلال جھنگوی

فتنۂ آزادئ نسواں و بے پردگی 49

اہلیہ مولانا الیاس گھمن حفظہ اللہ

سینہ علم کا خزینہ 51

حافظ محسن شریف

چڑیا بی کے بچے..... 53

اہلیہ مفتی شبیر احمد

ہمارا کچن 63

عائشہ بنت ارشد علی

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَآ أَرۡسَلۡنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةٗ لِّلنَّاسِ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗا وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ

سورۃ سبا:28

ترجمہ: اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے تمہیں سارے ہی انسانوں کے لیے ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے جو خوشخبری بھی سنائے، اور خبردار بھی کرے، لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں رہے ہیں۔

تشریح:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء ورسل گزرے ہیں ان کی رسالت و نبوت ایک خاص قوم اور خاص خطۂ زمین کے لیے تھی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے کہ آپ کی رسالت ساری دنیا کے لیے عام ہے، آپ کی نبوت جن و انس، آپ کے زمانے کے لوگوں بلکہ قیامت تک آنے والی نسلوں تک عام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت نے چونکہ قیامت تک مسلسل باقی رہنا ہے اس لیے اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور اپنی کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا تا قیامت خود ذمہ لیا ہے اس لیے یہ قیامت تک اپنی اصلی حالت میں قائم رہیں گی۔ اس لیے آپ کے بعد کسی اور نبی کے پیدا ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔

لہذا مذکورہ آیت آپ کے خاتم النبیین ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرمائے۔ آمین

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃً صلی اللہ علیہ عشراً۔ رواہ مسلم

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر خدائے پاک دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

تشریح: دورد پاک پڑھنے کے دنیاوی و اخروی بہت سے فوائد ہیں اس موضوع پر علمائے اہل السنت کی بہت سی تصنیفات ہیں۔ الترغیب میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر ستر رحمتیں اور فرشتوں کی ستر دعائیں ہوں گی۔ القول البدیع میں امام سخاوی رحمہ اللہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر پچاس مرتبہ درود بھیجے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ امام سخاوی رحمہ اللہ نے ایک اور حدیث نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن میں ایک ہزار مرتبہ مجھ پر دورد پڑھے گا اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے۔ جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے مرفوعا مروی ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھ کر مرے گا اس پر فرشتے صبح و شام جب تک اس کتاب میں نام باقی رہے گا رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالی ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین

www.ahnafmedia.com

لمحوں کی خطاء..... !!!

اداریہ

ان دنوں وطنِ عزیز پاکستان کے ہر شہری کی سوچ وفکر کا محور 11 مئی 2013ء کو ہونے والے انتخابات اور نئی حکومت سے وابستہ قومی وملکی مفادات بنا ہوا ہے۔ ہر محب وطن کی خواہش ہے کہ نیک، صالح، منصف مزاج، رعایا پرور، اسلام اور وطن دوست حکمران آئے۔ یہ ہمارا ملکی ایشو ہے۔

آنے والے انتخابات میں ہم نے ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت مہیا کرنا ہے ہم نے اپنی جان سے پیارے ملک میں ایسے افراد کا انتخاب کرنا ہے جو ہماری ہمہ قسمی ضروریات ومشکلات سے واقف ہوں اور ان کو حل کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہوں۔ ہماری نسل نو کو علم وکردار کی راہ پر لا بھی سکیں اور پروان بھی چڑھا سکیں۔ ہمارے تعلیمی نظام، اقتصادی نظام اور معاشی نظام کو مستحکم کر سکیں۔

زمینی حقائق اس پر شاہد ہیں کہ متذکرہ بالا اوصاف کا حامل وہ طبقہ جو لیاقت واستعداد اور قابلیت کے ساتھ ساتھ اخلاص وتقویٰ، فہم وذکاء، بصیرت و فراست، قانون سازی، معاملہ فہمی اور اصول ہائے جہانبانی کو بروئے کار لا کر معاشرے میں امن وسکون، راحت وچین، سلامتی ووقار اور ترقی وخوشحالی لا سکتا ہے وہ؛ وہ طبقہ ہے جو محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا شناور ہو۔

جو آفاقی قوانین، سماوی اصول وقواعد سے واقف ہو، جو عدل وانصاف کو معاشرے کی اہم ضرورت سمجھتا ہو اور عملاً اس کا نفاذ بھی کر سکتا ہو، جو آئین اور قضاء کا بخوبی علم رکھتا ہو، جو تعزیرات اسلامیہ اور ملکی قوانین کو جانتا بھی اور اس کا دفاع بھی کر سکتا ہو اور وہ طبقہ میری نظر میں اہل حق علمائے کرام ہیں۔ جو

www.ahnafmedia.com

خوف خدا سے بہرہ ور ہو کر اس ملک کے عوام کی تقدیر بدلنے کے لیے میدان میں آئے ہوئے ہیں۔

ایسے پر آشوب حالات میں جب استعماری قوتیں، لادین طاقتیں، غیر مسلم لابیاں اور دین دشمن طبقات کے شر انگیز شرارے ہمارے اعتقادت، ہمارے کلچر، ہماری تہذیب، ہماری ثقافت، ہماری طرزِ معاشرت یہاں تک کہ ہماری پہچان کو جلا کر بھسم کرنے پر تلے ہوں، تو ہماری ملکی و قومی دینی وایمانی غیرت اور وقت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم اپنے اس انتخابی عمل میں ان لوگوں کو منتخب کریں جو تدبر وسیاست کے میدان میں ہمارے موجودہ اور آنے والے مشکلات و خطرات کو بالکل ختم نہ سہی کم تو ضرور کر سکیں۔

قیامت کے آثار و علامات میں سے ایک نشانی یہ بھی ارشاد فرمائی گئی ہے اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ جب معاملہ ایسے لوگوں کے سپرد کر دیا جائے جو اس کے اہل نہ ہوں تو قیامت کا انتظار کرو۔

یاد رکھیے! اگر ایک شخص نے بھی اپنی شرعی شہادت کا صحیح استعمال نہ کیا اور کرپٹ قسم کے نااہل بے دین لوگوں کو لالچ یا دھونس دھمکی سے ڈر کر غلط ووٹ کاسٹ کیا تو ہماری آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی اور ہم پھر ایک طویل عرصے تک ترقی یافتہ معاشرے سے کوسوں میل پیچھے جا کھڑے ہوں گے۔ بعد میں حسرت وافسوس سے ہاتھ ملتے رہیں گے اور ندامت و ناامیدی کی اس زندگی کا ایک ایک سانس ہم سے شکوہ کناں ہو گا یہ نہ ہو کہ ہم پھر بحیثیت قوم یہ رونا روتے رہیں کہ

ع لمحوں نے خطا کی صدیوں نے سزا پائی

محمد الیاس گھمن

www.ahnafmedia.com

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن کا دورہ جنوبی پنجاب

مولانا محمد کلیم اللہ

پنجاب؛ پاکستان کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے جو کہ 36 اضلاع اور 122 تحصیلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں چاروں موسم گرما، سرما، بہار اور خزاں آتے ہیں۔ یہاں کے باسیوں کی تعلیم و تعلم، صنعت و تجارت، محنت و مزدوری اور کاشتکاری وغیرہ پہچان ہے۔ یہاں کے لوگ نرم خو ہیں۔ پاکستان کا یہ واحد صوبہ ہے جہاں پانچ دریا بہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کے فروغ اور دفاع میں میں پنجاب کی علمی شخصیات کی قابل قدر خدمات ہیں۔

اس وقت اپنی زندگی کے ایک ہفتے کا ورق آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں جس میں راقم الحروف کو عالم اسلام کی عظیم مذہبی وروحانی شخصیت سفیر احناف متکلمِ اسلام حضرت الاستاذ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کی ہمراہی معیت اور صحبت نصیب ہوئی۔

حضرت الاستاذ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کسی تعارف کے محتاج نہیں اللہ کریم نے آپ کو تحریکی، تربیتی، تعلیمی، تدریسی، تعمیری، تنظیمی تحقیقی، تصنیفی، تقریری، تبلیغی، تجدیدی، اور جہادی ذوق جیسی نعمتوں سے خوب خوب نوازا ہے۔ اس ہمہ جہتی کے باوجود سادگی اور تواضع کے آثار آپ میں بہت نمایاں ہیں۔ حضرت الاستاذ کی مسلکی محنت، عقائد و نظریات، اساسیاتِ اسلامیہ کا تحفظ حرمت قرآن، سنت اور اس کی پاسداری، ختم نبوت، صحابہ و اہل بیت کرام

www.ahnafmedia.com

رضوان علیہم اجمعین کا دفاع، فقہاء ملت خصوصاً حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی پاسبانی، اکابرین امت خصوصاً علمائے دیوبند علم و دیانت کی پہرے داری اور مسلک اہل السنت والجماعت کے فروغ، اشاعت اور نفاذ کی کوششیں ان کی زندگی کا مقصد اور حرزِ جان ہیں۔ اس سلسلے میں قید و قفس کی صعوبتیں، ایام اسارت کی مشکلات، قاتلانہ حملے میں اہل باطل کے منفی پرو پیگنڈے اور اپنے چند نا سمجھ دوستوں کی نادانیاں سب کچھ برداشت کرکے صرف ملک پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے اکثر خطوں میں اسلام کی ترجمانی کا فریضہ بڑی حکمت عملی جوانمردی اور دینی بصیرت سے انجام دے رہے ہیں۔ اللہ حاسدین کے حسد اور شریروں کے شر سے بچائے اور ان کے طفیل ہمیں بھی مسلک اہل السنۃ کا سپاہی بنائے۔ آمین

یہ سفر مورخہ 9 مارچ بروز ہفتہ شروع ہوا۔ سفر کی رفاقتیں حاصل کرنے والے خدام کے نام یہ ہیں۔

1 مولانا محمد عاطف معاویہ؛ موصوف مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا میں شعبہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ کے استاد ہیں اور مظفر گڑھ سے تعلق رکھتے ہیں۔

2 مولا محمد فیاض؛ موصوف مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے ابتدائی خوشہ چینوں میں ہیں اور دنیاپور سے تعلق رکھتے ہیں۔

3 مولانا محمد رمضان؛ موصوف دارالعلوم کبیر والا سے فارغ التحصیل اور مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے متخصص ہیں۔ حضرت الاستاذ کے سیکورٹی انچارج ہیں۔ ان کا ضلع خانیوال سے تعلق ہے۔

4 مولانا ابو بکر جھنگوی؛ موصوف مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے متخصص ہیں۔ حضرت الاستاذ کے خدام میں سے ہیں۔ حضرت الاستاذ کی پابندی وقت میں ان کی ڈرائیونگ کا خاصا دخل ہے۔ ان کا تعلق ضلع جھنگ سے ہے۔

www.ahnafmedia.com

5 مولانا عرفان جمیل ؛ موصوف مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے موجودہ سال کے متخصص ہیں، گوجر خان سے تعلق رکھتے ہیں۔

6 بھائی محمد عارف؛ موصوف حضرت الاستاذ کے خادم خاص مولانا محمد رمضان کے بڑے بھائی ہیں، ان کا تعلق بھی ضلع خانیوال سے ہے۔

7 بھائی عظمت اللہ گھمن؛ موصوف حضرت الاستاذ کی برادری کے ہیں اور آپ کے قریبی قصبہ 88 جنوبی سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں۔

8 (مولانا) محمد کلیم اللہ؛ راقم الحروف بھی مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا سے متخصص ہے، تعلق ضلع لیہ سے اور موجودہ تشکیل احناف میڈیا سروس میں چیف پروڈیوسر کے طور پر ہے۔

9مارچ بروز ہفتہ: حضرت الاستاذ تقریباً صبح 7:30 بجے مولانا ابو ایوب قادری مسوؤل شعبہ مناظرہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی رہائش پر تشریف لے گئے۔ مولانا قادری کے ہمراہ مولانا سعید منصوری صاحب بھی موجود تھے۔ تھوڑی دیر قیام کے دروان چند علمی مضامین بھی زیرِ بحث آئے۔ مولانا قادری کا رضا خانیت، بریلویت پر کافی مطالعہ ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ کی مناظرانہ گرفت بہت مضبوط ہے۔ علم میں رسوخ اور تقویٰ و للّٰہیت کے حصول کے لیے حضرت الاستاذ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن سے باضابطہ بیعت ہیں۔ حضرت الاستاذ کی توجہات کی بدولت اللہ تعالیٰ ان سے دین کی حفاظت کا خوب کام لے رہے ہیں۔ اللہ نظر بد سے محفوظ فرمائے۔

خیر مولانا قادری سے ملاقات کے بعد یہ قافلہ چوپرہٹہ ضلع خانیوال جا رُکا۔ چوپرہٹہ چونکہ حضرت الاستاد کے خادم خاص مولانا محمد رمضان کا علاقہ ہے اس لیے مذکورہ مقام پر حضرت الاستاد کو ملنے کے لیے چند عقیدت

www.ahnafmedia.com

مند جمع تھے ، یہ تقریباً 9:30 کا وقت تھا۔ سلام دعا کے بعد ملتان میں جناب شاہد سلیمی صاحب کے ہاں ملاقات تھی۔ دعائے برکت کے بعد تقریباً 12:00 بجے خان گڑھ میں مولانا عمران نواز کے ہا ں حضرت الاستاد نے قیلولہ کیا بعد ازاں ظہرانے کا بندوبست تھا۔

تھوڑی دیر ستانے کے بعد خان گڑھ کے معروف ادارے دینی درسگاہ میں مولانا عبدالرشید بلال کے پاس جا پہنچے ، علاقے کی صورتحال اور اہل علاقہ کی فرمائش پر عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اساسی پہلو پر چند نکات علمیہ اور اس عقیدے کی افادیت ، اہمیت بیان کرنے کے بعد منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلط فہمیوں ،شبہات ، وساوس ، ہفوات اور ان کے منفی پروپیگنڈے کا مفصل ،مدلل اورمبرہن رد کیا اور با دلائل یہ ثابت کیا کی منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم خودکو دیو بندی اور سنی بھی کہلوانے کے حقدار نہیں۔ اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان اپنے سینوں میں محبت نبوی کا جذبہ موجزن کیے اطاعت رسول کے لیے مستعد نظر آ رہے تھے۔ کیونکہ

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
جو ہو اس میں کچھ کمی تو سب کچھ نامکمل ہے

فتنہ بریلویت:

امت مرحومہ میں افتراق و انتشار پیدا کرنے ، باہمی نفرتیں پھیلانے اور آپس میں تفرقہ بازی کو ہوا دے کر امت کے اجتماعی شیرازے کو بکھیرنے بلکہ تار تار کرنے کے لیے انگریز کے اشارہ ابرو پر چلنے والے احمد رضا خان نے

www.ahnafmedia.com

جب تکفیری مہم شروع کی تو کذب و افتراء دجل وخیانت اور بد دیانتی پر مشتمل ایک کتاب حسام الحرمین لکھی اور اس میں شاطرانہ بلکہ عیارانہ چال یہ چلی کی چند منکرین ختم نبوت کے نام لکھ کر حضرت قاسم العلوم و الخیرات حجۃ اللہ فی الارض تحریک آزدی کے سرخیل مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کی شہرہ آفاق علمی تصنیف " تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس " سے بے ربط بلکہ قطع وبرید پر مشتمل محرفانہ جرم کا ارتکاب کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مولانا نانوتوی رحمہ اللہ بھی عقیدۂ ختم نبوت کو تسلیم نہیں کرتے۔ (العیاذ باللہ) جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس کھڑی احمد رضاخان "خائن" کو دیکھ کر شرم دلا رہی تھی ۔

تحذیر الناس کافی علمی حیثیت کی کتاب ہے اس میں عقیدہ ختم نبوت کو زمانی، مکانی اور رتبی کے طور پر عقلی و نقلی دلائل سے روز روشن کی طرح واضح کیا گیا ہے راقم کے خیال میں احمد رضا..... خائن .....کا اس میں قصور نہیں اس لیے کہ خائن صاحب اس میدان علم کے آدمی نہیں ان بیچارے کو علم وحکمت اور اسرار و رموز سے کیا سروکار؟ انہیں تو بس غرض ہے اس سے "اعزہ سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں، دودھ کا برف خانہ ساز اگر بھینس کا دودھ ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ خواہ بکری کا ہو، شامی کباب، پراٹھے بالائی فیرنی، اردکی پھریری دال مع ادرک و لوازم، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، انار کا پانی، سوڈے کی بوتل، دودھ کا برف۔ وصایاشریف ص8

اس وصیت پر مولانا ظفر علی خان نے یہ شعر کہا ہے:

www.ahnafmedia.com

تربت احمد رضا خاں پر چڑھاوا ہے فضول
جب تک اس میں ماش کی دال اور بالائی نہ ہو

خیر !اس فلسفہ کو سمجھانے اور انہی گتھیوں کو سلجھانے کے لیے عصر کے بعد جامعہ امدادیہ حبیب المدارس میں پروفیسر محمد مکی صاحب کے ہاں بیان تھا۔ حضرت الاستاذ نے تحذیر الناس اور ختم نبوت کے عنوان پر جب اصل حقائق کو آشکارا کیا تو عوام الناس کے ہونٹوں پر خود بخود اکابر دیوبند کی صداقت کے ترانے مچلنے لگے۔

بیان کے فوراً بعد ہمارا رخ جامعہ حسینیہ علی پور کی طرف تھا۔ یہاں مولانا اجود حقانی؛ میزبانی کے فرائض انجام دے رہے تھے نماز مغرب یہاں ادا کی اور بعد میں مکی مسجد کی طرف چل دیے۔ قاری عبد الجبار قاسمی کے ہمراہ علاقے بھر کے علماء نے حضرت الاستاذ کا والہانہ استقبال کیا جلد ہی اسٹیج پر حضرت الاستاذ رونق افروز ہوئے۔ ہم " اہل السنت " کیوں ہیں؟" والجماعت "کیوں ہیں؟ حنفی دیوبندی کیوں کہلاتے ہیں؟ الغرض اپنا تعارف پیش کرنے کے بعد بہاولپور جا پہنچے۔

10 مارچ بروز اتوار: اپنے معمولات سے فراغت کے بعد سلسلہ مذکور پیہم شروع ہو گیا صبح 11:00 بجے کے قریب مرکز عثمان و علی مسجد الصادق میں مفتی عبد الرؤف و دیگر علماء کرام سے ملاقات تھی۔

اس وقت میرا سفر سعادت کا پہلا زینہ چڑھ رہا تھا یعنی مرکز عثمان و علی میں حضرت الاستاذ کے ساتھ جا ملا۔

12:00 بجے کے قریب جامعہ مدنیہ بہاولپور میں چند منٹ کے لیے تشریف لے گئے جہاں پہلے سے علماء طلباء مشتاق دیدار تھے جامعہ کے حضرت مفتی

www.ahnafmedia.com

صاحب سے خصوصی بات چیت اور اپنے کام کی کار گزاری کا تبادلۂ خیال کر کے " جامعہ صدیقیہ بہاولپور " جا پہنچے۔ کمرہ خاص میں فضیلۃ الشیخ مولانا عبد الحفیظ مکی خلیفۂ مجاز قطب العصر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ سے خصوصی میٹنگ اور باہم مشاورت کے بعد نماز ظہر کی ادا کی بعد ازاں اسلامی تصوف کی ضرورت واہمیت، تزکیۂ باطن ، تصفیۂ قلوب ، روحانی ترقی ، معرفت الہیہ ، اتباعِ رسول اور حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم موضوعات پر جامع خطاب کیا۔ سامعین کے دل و دماغ ؛ عظمت مصطفیٰ، محبت اولیاء اور اتباع سنت سے لبریز ایک عجیب کیفیت کے حصار میں تھے ، اس کے بعد حضرت الاستاذ نے دعا کرائی۔ اللہ ہو اللہ دعا میں آنکھوں نے بھی ساتھ دیا اشک ہائے ندامت احساس جرم وعصیاں کی ترجمانی کر رہے تھے جبکہ زبان شاید دریائے رحمت میں غوطہ زن تھی اس لیے مسلسل مصروف دعا تھی۔

جامعہ صدیقیہ میں پہنچنے سے تھوڑی دیر قبل خانقاہ فاروقیہ بہاولپور میں پیر طریقت مولانا رب نواز عباسی سے ملاقات کی موصوف حضرت الاستاذ کے ہم عصر بلکہ ہم سبق علماء میں سے ہیں۔

قارئین کرام! حضرت الاستاذ ہمارے سے آگے والی گاڑی میں تھے۔ گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی تیزی سے منزل کی طرف گامزن تھی میں سوچ رہا تھا کہ آخر کون سی تڑپ ہے جو اس مرد قلندر کو تھکاوٹ کا احساس نہیں ہونے دیتی؟ کون سی لگن ہے جس نے اس درویش خدامست کو ہر وقت "مسافر" بنا رکھا ہے۔ اشاعت ، تحفظِ دین اور اہل السنۃ والجماعۃ کے فروغ اور فقۂ حنفی کی تحریک کو احیاء بخشنے کے لیے شب وروز کی انتھک محنتیں ان کے اخلاص کا پتہ دیتی ہیں۔ انہی سوچوں میں گم تھا کہ ہم "مبارک پور" جا پہنچے۔

www.ahnafmedia.com

جامع مسجد سناراں مبارک پور میں تبلیغی احباب کا جوڑ تھا اس موقع پر حضرت الاستاذ نے تبلیغی احباب کی دینی کاوشوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ دین کے دو مقدس فریضے ہیں: تبلیغِ دین حفاظتِ دین

بے نمازی کو نماز پر لانا تبلیغ دین ہے اور آئے ہوئے نمازی کو واپس نہ جانے دینا حفاظت دین ہے۔ تبلیغ کی محنت سے ہم نے بے نمازی کو نمازی بنانا ہے اور اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی محنت سے ہم نے نمازی کو واپس نہیں جانے دینا تبلیغ کی محنت سے۔ تبلیغ کی محنت کا میدان فضائل والا ہے اور اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی محنت کا میدان دلائل والا ہے۔ فضائل سے لانا ہے اور دلائل سے بچانا ہے۔ اس کے بعد چند مسائل اختلافیہ کو ذکر کرنے کے بعد اپنے موقف پر دلائل ذکر فرمائے۔ سامعین سے کہا کہ آپ لوگوں کی محنت سے باطل بوکھلا اٹھا ہے اس لیے وہ تبلیغی نصاب پر، طریقہ تبلیغ پر، تبلیغ کے انتظامی امور پر وساوس و شبہات پیش کرتا ہے۔ اس کے لیے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ دلائل کے میدان میں ہم آپ کو مطمئن رکھیں گے ان شاء اللہ روئے زمین پر کسی بھی باطل میں اتنا دم خم نہیں کہ وہ ہماری اس عظیم جماعت ..... تبلیغی جماعت..... پر اعتراض کرے اور ہم اس کا جواب نہ دے سکیں۔

نماز عشاء ہم نے مسجد ابو بکر صدیق مبارک پور میں باجماعت ادا کی اور بہاولپور گھلواں کی طرف چل دیے "مدرسہ نظامیہ" میں مولانا نظام الدین سے ملاقات کے بعد مجمع عام سے ولولہ انگیز خطاب کیا۔ خطاب کے دوران نبی کے معصوم، صحابی کے محفوظ، اور مجتہد کے ماجور ہونے پر دلائل ذکر فرمائے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل اس بیان میں اسلامی عقائد و نظریات اور سلف صالحین کے منہج کو خوب واضح کر کے سمجھایا گیا۔

www.ahnafmedia.com

قارئین کرام ! ان بیانات کو سماعت کرنے کے بعد راقم الحروف کے لاشعور کو ایک بات بار بار متاثر کر رہی تھی اور اب وہ شعور پر حاوی ہوگئی ہے کہ حضرت الاستاذ کے علم و تقویٰ کو دیکھ کر جب اپنے گریبان میں نگاہ جاتی تو سوائے لاعلمی اور بد عملی کے کچھ نظر نہ آتا۔ خطاب لاجواب سے فراغت کے بعد ہم لوگ جامع مسجد انوارِ مدینہ " احمد پور شرقیہ " میں جا پہنچے۔

11 مارچ بروز سوموار: صبح نماز فجر کے بعد مسجد میں درس قرآن ارشاد فرمایا قرآن پاک کی آیت کریمہ سے اعمال کی قبولیت کی شرائط ذکر فرمائیں۔ اصلاح عقائد اور اصلاح اعمال کی فکر اور تڑپ سامعین کے قلوب و اذہان میں پیوست کی۔ انوار مدینہ میں میزبانی کا شرف مولانا اللہ نواز کو حاصل ہوا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ہماری بریک ترنڈہ محمد پناہ (ضلع رحیم یار خان) پر جا لگی۔

سادگی اور بے نفسی سے سرشار ایک سن رسیدہ بزرگ مولانا نور محمد تونسوی قادری سے ملاقات تھی مولانا تونسوی مدظلہ نے ایک زبان دراز منکر حیات النبی مولوی جسے لوگ "واہیات" کہتے ہیں کی کتاب اکابر کا باغی کون ؟ پر جواب اور چند دیگر دستاویزات بھی حضرت الاستاذ کو دکھلائیں، آپ نے پسند فرمایا جو ہمارے جریدے قافلہ حق اور دیگر رسائل میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ مولانا قادری کئی ضخیم تحقیقی کتابوں کے مصنف ہیں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اکابر دیوبند سے آپ کی والہانہ محبت قابل رشک بھی ہے اور لائق تقلید بھی۔ یہاں سے فارغ ہو کر ہم سیدھا "جامعہ حمیر اللبنات" رحیم یار خان جا پہنچے۔ مولانا عبد الغنی طارق سے ملاقات کے بعد تھوڑی دیر قیلولہ کیا، اسی اثناء میں ضلع رحیم یار خان کے اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے امیر مولانا عبد اللہ فاروق متخصص مرکز اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا بھی تشریف لائے۔ موصوف فاضل نوجوان ہیں

www.ahnafmedia.com

اوراپنے علاقے میں مسلکی خدمات کے لیے سرگرم رہتے ہیں۔ عقائد اہل السنت والجماعت کے تحفظ کا مسئلہ ہو یا اکابرِ ملت کے دامن سے منفی اور جھوٹے الزامات اتہمات کو صاف کرنا ہو موصوف کی علمی و عملی کاوشیں اس کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

ظہرانے کی ترتیب رائل ہاک سپر سٹور میں تھی جہاں پُر تکلف دعوت کا اہتمام تھا۔ نماز ظہر کی ادائیگی جامعہ اسلامیہ للبنات کے متصل مسجد میں تھی ادائیگی صلوٰۃ کے فریضے سے سبکدوشی کے بعد جامعہ انوار القرآن میں ایک تربیتی ورکشاپ سے حضرت الاستاذ نے اساسیات اسلام کے عنوان پر خطاب کیا۔ اس کے بعد رحیم یار خان کے معروف عظیم الشان دینی ادارے "جامعہ شمس العلوم تفسیریہ" پہنچے۔ شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ اور مولانا خلیل اللہ سے خصوصی گفتگو فرمائی۔ مدرسہ تفسیریہ کی طرز دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ دنیا کی بے ثباتی پر نوشتہ دیوار عربی اشعار یہاں کے مکینوں کے قلوب کی غمازی کرتے ہیں۔ ایک شعر باذوق قارئین کی نذر:

هذه الغرفات للعرفاء والصلحاء

هذا من فضل ربي، هذا الخفش للفقراء

یہاں سے سیدھا جامعہ رحیمیہ فتحیہ آنا ہوا۔ جہاں مولانا محمد عمران اور مولانا محمد عامر سے ان کے والد گرامی قاری عمر فاروق عباسی کی تعزیت کی۔ مرحوم علاقے بھر میں دین متین کی اشاعت کی کوششوں میں مصروف ہوتے تھے۔ اللہ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت عطا فرمائے۔

تقریباً عصر کی نماز کا وقت تھا جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے دفتر جا پہنچے یہاں کے ذمہ دار بھائی مفتی محمد ارشد مدنی ہیں۔ مرزائیت

www.ahnafmedia.com

کے سد باب کے لیے علمی و عملی طور پر ہر وقت مستعد نوجوان ہیں حضرت الاستاذ کے معتقد ہیں میں نے ان کی مسند پر حضرت الاستاذ کی کافی کتب دیکھیں۔ مولانا عبد الغنی طارق کے کوئی عزیز جنہوں نے پچھلے دنوں گاڑیوں کے شوروم یونائیٹڈ موٹرز کا افتتاح کیا وہاں پر حضرت الاستاذ کو دعائے برکت کے لیے بلایا گیا چند منٹ دعا کرا کے چل دیے۔

ظاہر پیر شہر میں داخل ہونے سے تقریباً چند کلومیٹر پہلے لہلہاتے کھیتوں میں ایک بھٹی نما ایک ہیکل ہے۔ ہماری گاڑیوں کا رخ اس طرف ہوتا چلا گیا۔ میں اس بھٹہ نما عمارت کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ قریب جا کر ہم اترے تو معلوم ہوا یہ حافظ عبد الرشید کی خانقاہ ہے داخلی دروازے پر فکر آخرت کے بارے اقوال، بے نمازی کا عبرتناک انجام وغیرہ تحریر تھے۔ خانقاہ کا اندرونی حصہ اتنا سادہ کہ بس چھوڑیے!

راقم کی ملاقات پیر صاحب سے ہوئی ہم نے ان سے درخواست کی ہمیں اپنی اس بھٹہ نما ہیکل کے بارے میں کچھ بتایئے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ہم اس میں شریر جنات شیاطین کو جلاتے ہیں، راقم نے موصوف پر فوراً سوال داغا کہ جنات تو خود آگ کی پیداوار ہیں ان کو آگ کیسے جلاتی ہے؟ پیر صاحب نے ہماری دلچسپی کو محسوس کر لیا فرمانے لگے میاں آخرت میں دوزخ میں آگ ہو گی؟ ہم نے کہا جی بالکل پھر پوچھنے لگے کی کفار اور مشرک، شریر جنات کو آگ میں ڈالا جائے گا یا نہیں؟ ہم نے جواباً اثبات میں سر ہلا دیے کہنے لگے تو پھر یہاں بھی ان کو جلایا جا سکتا ہے۔

قارئین! آج کل نئی تعلیم یافتہ..... قوم؛ جنات جادو وغیرہ کو نہیں مانتے بلکہ جنگلی اور وحشی انسانوں کو جو پوری پوری تمدنی حالت میں نہ ہوں جن قرار

www.ahnafmedia.com

دیتے ہیں۔ جنات کو الگ سے مخلوق تسلیم نہیں کرتے، جیسا کہ سر سید احمد خان نے اپنی تفسیر القرآن میں لکھا اور ان کی فکر سے متاثر چند مسلمان جو قرآن و حدیث کے علم سے محروم ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ "جن" الگ سے کوئی مخلوق نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اور احادیث شریفہ بلکہ یہود و نصاریٰ کی مذہبی کتب میں جنات کے وجود کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔

قرآن کریم میں جنات کا ثبوت:

سورۃ الحجر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حما مسنون والجآن خلقنٰہ من قبل من نار السموم۔

ترجمہ: ہم نے انسان کو پکی ہوئی مٹی کے سوکھے ہوئے گارے سے پیدا کیا اور اس سے پہلے جنات کو آگ کی لو سے پیدا کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جنات نے حضرت انسان سے بھی پہلے پیدا کیا۔ سورۃ الرحمٰن میں ہے: وخلق الجآن من مارج من نار

اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

بلکہ قرآن کریم کی ایک مکمل سورۃ اسی نام سے ہے سورۃ الجن یہ انتیسویں پارے کے درمیان میں ہے۔

حدیث شریف سے ثبوت:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلقت الملآئکۃ من نور وخلق الجآن من النار وخلق آدم مما وصف لکم۔ فرشتوں کو نور سے، جنات کو آگ سے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتلادی گئی ہے۔

www.ahnafmedia.com

ان تصریحات کے بعد کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اسلامی تعلیمات کے ہوتے ہوئے اپنی عقل بلکہ غیروں کی غلامانہ سوچ پر ان حقائق سے آنکھیں چرائیں۔

خیر! نماز مغرب اسی خانقاہ میں ادا کی اور یہاں سے سیدھا مولانا قاضی محمد رفیق کے مدرسے جامعہ مدینۃ العلوم پہنچے۔ حضرت الاستاذ نے حیات شہداء اور حیات انبیاء علیہم السلام کے عنوان پر پر مغز تقریر کی جلسہ چونکہ شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی کے زیر صدارت تھا اس لیے پابندئ وقت اور نظم و نسق کا خاصا خیال رکھا گیا تھا، حضرت الاستاذ نے مقتول فی سبیل اللہ اور مقتول فی اللہ پر نِکاتِ علمیہ پیش فرمائے تو علماء اس پر عش عش کر اٹھے۔

یہاں سے فراغت کے بعد اگلی منزل مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر تھی۔ رات کو چمن میں کافی دیر چہل قدمی کرتے رہے، مولانا منظور احمد نعمانی کے صاحبزادگان سے بات چیت کی مجلس بھی ہوئی۔ رات گئے کو آرام کیا اور نیند کی آغوش میں جاکر سو گئے۔ نماز فجر کے فوراً بعد مولانا منظور احمد نعمانی نے حضرت الاستاذ کو خطاب کے لیے دعوت ان الفاظ میں دی: مولانا {محمد الیاس گھمن} عمر میں تو میرے بیٹوں جیسے ہیں لیکن علم میں، میں ان کو اپنا "آقا" سمجھتا ہوں۔ سونے کی قدر سنار کو ہے۔ علم کی قدر علم والوں کو ہے۔ چونکہ سامعین کی اکثریت علماء اور طلباء کرام کی تھی اس لیے خالص علمی بیان کیا۔ موت اور نیند میں مماثلت موت کا مفہوم، قبر شرعی مفہوم وغیرہ عنوانات زیر بحث لاتے رہے۔

اس کے بعد سفر کا رخ "مدرسہ راشدیہ دین پور شریف" کی طرف تھا جہاں خانوادۂ ولایت دین پور کے جانشین میاں مسعود احمد دین پوری سے ملاقات کی۔ عقیدہ ختم نبوت پر چند لمحوں کی گفتگو کے بعد ہم احاطہ خاص خانقاہ دین پور

www.ahnafmedia.com

میں گئے۔ اس لیے احاطہ خاص میں جلیل قدر اولیاء کرام مدفون ہیں۔

1) قدوۃ الصلحاء مولانا عبد الہادی دین پوری رحمہ اللہ
2) بطل حریت مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ
3) حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ درخواستی رحمہ اللہ
4) شیخ التفسیر مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمہ اللہ
5) مجاہدِ ختم نبوت مولانا لعل حسین اختر رحمہ اللہ
6) خطیب بے بدل مولانا محمد لقمان علی پوری رحمہ اللہ
7) میاں احسان احمد شہید کمانڈر حرکت الجہاد الاسلامی رحمہ اللہ
8) پروردہ ولایت میاں غلام محمد دین پوری رحمہ اللہ
9) سرچشمہ طریقت میاں خلیل احمد رحمہ اللہ
10) امام السالکین مولانا عبد الرزاق رحمہ اللہ

اس کے علاوہ بھی چند دیگر عظیم المرتبت اولیاء کرام کی قبور ہیں۔

امام الہدیٰ مولانا احمد علی لاہوری نے اس احاطۂ خاص کو کشفی حالت میں دیکھ کر فرمایا کہ مجھے یہ جنت کا ٹکڑا محسوس ہوتا ہے۔ حضرت الاستاذ نے مسنون فاتحہ خوانی کی اور ہم باہر نکل آئے۔ قبرستان کے باہر خانقاہ دین پور شریف کی طرف سے ایک سائن بورڈ آویزاں کیا گیا ہے جہاں درج ذیل عبارت درج ہے:

ضروری اعلان:

اس قبرستان میں کسی قسم کی رسوم وبدعات کی قطعاً اجازت نہیں ہے خواہ محرم الحرام کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ ہو۔ نیز: عورتوں کا داخلہ ممنوع ہے۔

منجانب: جماعت دین پور شریف

خانقاہ سے حاضری کے بعد اب ہم رحیم یار خان کے معروف دینی

www.ahnafmedia.com

ادارے "جامعہ مخزن العلوم" میں پہنچ آئے تھے یہ حضرت درخواستی رحمہ اللہ کا گلشن ہے جہاں علم و حکمت کے گلہائے رنگا رنگ فضا کو معطر کیے ہوئے ہیں۔ روحانیت اور قلبی سکون روح میں جاگزیں ہونے لگا تھا۔ حضرات اساتذہ اور طلباء دورہ حدیث کے اصرار پر دار الحدیث میں حضرت الاستاذ تشریف لائے۔ لیکن حضرت الاستاذ کے پروانے جم غفیر کی شکل اختیار کر گئے اس لیے دارالحدیث کی بجائے مسجد میں بیان کرنا پڑا۔ یہاں حضرت الاستاذ نے علماء اور طلباء کی مسلکی تربیت کے عنوان پر بیان کیا۔ اسی دروان کام کرنے کا طریقہ کار خود کو ٹکراؤ سے بچا کر مسلک کی اشاعت اور حفاظت کی ضرورت کے تجرباتی اصول اور نوجوانان علم و حکمت کی ذہن سازی کی۔ بیان میں شیخ الحدیث مولانا خلیل الرحمٰن ڈاہر اور دیگر اساتذہ بھی تشریف فرما تھے۔

طالب علم ہمارے قیمتی اثاثے اور سرمائے ہیں ان کی حفاظت ، ذہن سازی بھی بہت ضروری ہے۔ جب حضرت الاستاذ ان کی ذہن سازی کر رہے تھے تو مجھے اہل باطل کی طرف سے پھیلائے گئے منفی پروپیگنڈے اور اوچھے ہتھکنڈے یاد آنے لگے کہ باطل اپنی محنت میں ہے اور حق اپنی محنت کر رہاہے۔ باطل؛ بد ظنی، نفرت اور بد اعتمادی کی فضا پیدا کر رہاہے جبکہ حق؛ حسن ظن، محبت اور اعتماد کی فضا بنا رہاہے۔ بے ساختہ میری زبان سے جاری ہونے لگا۔

جاؤ! جا کے مہر تاباں سے کہو اپنی کرنیں سنبھال رکھے
میں اپنی زمیں کے ذرے ذرے کو خود چمکنا سکھا رہا ہوں

یہ خطیبِ نکتہ دان، خطیبِ پاکستان ثانیٔ دین پوری مولانا عبد الکریم ندیم کا مدرسہ ہے۔ جامعہ امداد العلوم۔ موصوف ملک پاکستان کے نامور سحر انگیز خطباء میں سے ہیں۔ حضرت الاستاذ اور موصوف عبد الکریم ندیم کا کافی دوستانہ ہے۔

www.ahnafmedia.com

حضرت الاستاذ نے یہاں سے مولانا ندیم کو اعزازاً اپنی گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آگئے۔ تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد ہم "جامعہ عبد اللہ بن مسعود" خان پور میں پہنچ چکے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی اور دیگر علماء کرام حضرت الاستاذ کے استقبال کے لیے انتظار میں کھڑے تھے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فلسفۂ نانوتوی کی روشنی میں وضاحت اور نفسِ مسئلہ کی تنقیح۔ یہاں انشراح و انبساط کے ساتھ خطابت میں روانی کی جولانی قابل دید تھی جیسے خود زبان حال سے کہہ رہے ہوں کہ

مقرر ہوں نہ واعظ ہوں نہ ساحر ہوں میں لفظوں کا
زبان بس ساتھ دیتی ہے میں باتیں دل سے کرتا ہوں

سنت قیلولہ کے بعد تقریباً 3:00 بجے کے قریب ہم یہاں سے چل دیے۔ راستے میں ڈیرہ یاسر رانجھا میں تقریباً 20 منٹ رکے ملاقات اور دعائے برکت کے بعد وہاں سے جامعہ فاطمۃ الزاہرا احمد پور شرقیہ اڈا 42 ہزار میں نماز مغرب ادا کی۔ جامع مسجد عبد اللہ بن عباس 42 ہزار میں ذاتِ نبوت، باتِ نبوت، اور جماعتِ نبوت کے عنوان پر الہامی خطاب ارشاد فرمایا۔ آپ کی سلالت لسانی اور لہجے کی پختگی، علم میں رسوخ، دل میں اخلاص سامع کو اپنی طرف موڑ دیتا ہے۔ سامعین ایسے مسحور ہو کر بیٹھتے ہیں کہ جیسے بالکل جامد و ساکت۔

بہاولپور میں رات آرام کیا اور علی الصبح کہروڑ پکا کی طرف رخت سفر باندھ لیا ملک کی عظیم علمی آماجگاہ "باب العلوم کہروڑ پکا" میں امیر اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم کی رہائش پر پہنچ چکے ہیں۔ حضرت الاستاذ، امیر محترم کو پورے ملک میں ہونے والی مسلکی کارگزاریاں سناتے رہے محفل ظرافت بھی جمی، اس کے بعد حضرت الاستاذ نے شیخ الحدیث امیر مرکزیہ

www.ahnafmedia.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبد المجید لدھیانوی کے درس بخاری میں شرکت فرمائی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت الاستاذ کی معیت میں راقم نے بھی بخاری باب اذا کان بین الامام وبین القوم حائط اوسترۃ بخاری جلد اول صفحہ نمبر 101 سے تین احادیث کا سبق پڑھا۔ اس کے بعد موصوف شیخ الحدیث نے حضرت الاستاذ کو اپنے پاس بلا لیا اور بیان کرنے کو کہا۔

اس موقع پر عجیب مناظر دیکھنے کو مل رہے تھے۔ شیخ الحدیث صاحب کے پہلو میں حضرت الاستاذ ختم نبوت کے موضوع پر ایک حدیث کی متکلمانہ شرح ارشاد فرما رہے تھے۔ اس کے بعد خصوصی نشست ہوئی جس میں حضرت شیخ الحدیث مولانا لدھیانوی، مولانا منیر احمد منور، حضرت الاستاذ مولانا محمد الیاس گھمن اور راقم موجود تھے۔ عالمی حالات میں میڈیا کی ضرورت پر بات چیت چلتی رہی۔ حضرت الاستاذ نے شیخ الحدیث مولانا لدھیانوی کو اس بابت اپنی اور اپنی ٹیم کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ ان سے اجازت پاکر ہم نے ملتان کا رخ کیا ۔

ملتان میں سب سے پہلے مدرسہ " عمر بن خطاب " میں تقریباً 1:00 بجے کے قریب ہم پہنچ چکے تھے۔ شہر ملتان کی بزرگ شخصیت شیخ الحدیث مولانا کریم بخش سے ملاقات ہوئی اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر علمی مجلس بھی لگی۔ چونکہ ملتان و مضافات کے اکثر مدارس میں امتحانات کے باعث تعطیلات تھیں اس لیے یہاں بیانات کا سلسلہ نہ ہو سکا۔ ان سے دعائیں لے کر ہم "جامعہ قادریہ حنفیہ" پہنچے شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال زیدہ مجدہ سے حضرت الاستاذ کی خصوصی نشست ہوئی چند اہم امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد حضرت الاستاذ نے شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال کو اعزازاً اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور خود گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے "جامعہ اسلامیہ قمر النساء"

www.ahnafmedia.com

قاری خضر حیات صاحب کے ہاں پہنچے یہاں ایک تربیتی پروگرام تھا۔

قاری صاحب موصوف کافی خوش اخلاق، نرم مزاج دینی تڑپ رکھنے والے باصلاحیت نوجوان ہیں۔ بیان سے تھوڑی دیر پہلے علماء کی ایک مجلس لگی جس میں حضرت الاستاذ، شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال، قاری طاسین، مفتی سعید ارشد الحسینی وغیرہ شریک تھے۔ دین خصوصیاتِ نبوت اپنانے کا نام ہے؟ یا ادائے نبوت اپنانے کا؟ اس پر رموز و اسرار اور علم و حکمت سے لبریز جذبات کو جلا بخشنے والا لطیف نکات پر مشتمل یہ بیان تقریباً پون گھنٹہ ہوا۔ موسم کی انگڑائیاں برسات کی شکل میں ظاہر ہونے لگیں اور موسلا دھار بارش رم جھم رم جھم شروع۔ غالباً مغرب سے 10 منٹ قبل ہم "خانقاہ جلیلیہ جامعۃ الناسکات" میں پہنچ چکے تھے۔ بھائی شاہد اقبال بھٹہ نے اسلامک اسکول سسٹم شروع کر رکھا تھا اپنا نصاب تعلیم حضرت الاستاذ کے سامنے پیش کیا۔ باہمی مشاورت سے اور چند قیمتی نصائح کے بعد یہاں سے رخصت ہو کر "جمال المدارس" ملتان میں قاری فخر الدین رازی کے ہاں پہنچے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد حضرت الاستاذ نے تھوڑا سا آرام فرمایا اور نماز عشاء کے بعد عظمتِ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر لاجواب خطاب ارشاد فرمایا۔

یادِ ایامِ جفا:

شرارتی لوگوں کی شرارتیں اپنا کام کر رہی تھیں حضرت الاستاذ کے بارے اہل باطل مخالفین کی مخالفت عروج پر تھی ملتان انتظامیہ کو حضرت الاستاذ کے بارے غلط بریف کیا گیا جس کی وجہ سے بیان کے بعد پولیس کی نفری وہاں پہنچ گئی۔ چونکہ ڈور کہیں اور سے ہلائی جا رہی تھی اس لیے یہ کہا جانے لگا کہ آپ کو

www.ahnafmedia.com

ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا۔ حضرت الاستاذ کا موقف یہ تھا کہ جب میں کسی کالعدم تحریک کا قائد نہیں ہوں میرے اوپر کوئی پرچہ نہیں ہے میں کسی کیس میں مطلوب نہیں ہوں بلا جواز میں خود تھانے کے چکر کیوں کاٹوں ؟ آپ کو میرے بارے بالکل غلط انفارمیشن دی گئی ہے تقریباً رات دو بجے حضرت الاستاذ کو گاڑی میں بٹھا کر تھانہ صدر ملتان لے گئے۔ دوسرے دن دوپہر 3:00 بجے سیشن کورٹ میں مقدمے کی سماعت شروع ہوئی وکلاء کے بیانات سننے کے بعد جج کی طرف سے ویٹنگ فار آرڈر کا حکم صادر ہوا کہ کل فیصلہ سنایا جائے گا۔ بالآخر کل فیصلہ سنایا گیا ملزَم محمد الیاس گھمن کے بارے میں گورنمنٹ کو اطلاعات غلط دی گئیں تھیں۔ اس لیے ان کو باعزت طور پر بری کیا جاتا ہے چنانچہ ہم تھانے سے جامعہ حنفیہ قادریہ پہنچے۔ یہاں سے ہم سیدھا سرگودھا مرکز اہل السنۃ والجماعۃ پہنچ گئے ۔

قارئین! اس مختصر دورانیے میں علم ، عمل، اصلاحِ عقائد، اصلاحِ اعمال کی جو دولتیں میسر ہوئیں شاید ہزاروں کتابیں چھان کر بھی نہ مل سکیں گی یقیناً اہل دل اولیاء اللہ کی صحبت انسان کی زندگی میں انقلاب لاتی ہیں۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اب میرے دماغ میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے وہ الفاظ گردش کر رہے ہیں جب خاتم المحدثین علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کو ریل گاڑی میں بٹھا کر ساتھ تھوڑی دیر چلتے رہے کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا؟ فرمانے لگے اے کاش تمہیں اولیاء اللہ کی صحبت کی قدر و قیمت معلوم ہوتی تو تم یہ سوال ہی نہ کرتے بخدا اولیاء کرام کی صحبت اور معیت بہت بڑی خدا کی نعمت ہے۔ سچ ہے

یک زمانہ صحبتے با اولیاء..... بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

www.ahnafmedia.com

سورۃ العصر اور انسانی معاشرہ

ضبط و ترتیب: اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن

منتظمہ مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا

مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا کے ماہانہ اصلاحی بیان برائے خواتین میں میرے شوہر نامدار متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے مورخہ 7 اپریل 2013 کو سورۃ العصر اور انسانی معاشرہ کے عنوان پر بیان فرمایا۔ افادۂ عام کے پیش نظر حاضر خدمت ہے۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (وَالْعَصْرِ (1) إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ (2) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (3))

میں نے آپ کے سامنے سورۃ العصر کی تلاوت کی، سورۃ العصر قرآن مجید میں تیسویں پارے کی نہایت مختصر تین آیات پر مشتمل سورۃ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے قسم اٹھا کر نہایت اہم مضمون ارشاد فرمایا ہے۔ پہلے اللہ رب العزت نے قسم اٹھائی ہے اور بعد میں مضمون بیان فرمایا: وَالْعَصْرِ قسم ہے زمانے کی إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ بے شک انسان وہی کامیاب ہو سکتا ہے إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا جو ایمان لائے یعنی عقیدے ٹھیک ہوں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور اعمال سنت کے مطابق ہوں وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور صحیح عقیدہ اور مسنون عمل کی دعوت دے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اگر اس دعوت پر مشکلات آجائیں تو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔

پہلی بات اللہ رب العزت نے زمانے کی قسم اٹھائی، مسئلہ یاد رکھیں اللہ

www.ahnafmedia.com

کی ذات کے علاوہ کسی دوسری ذات کی قسم اٹھانا جائز نہیں حتیٰ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس کائنات مین اللہ رب العزت کے بعد سب سے زیادہ محترم ومقدس، عظمت والی ہستی ہیں ان کے نام کی بھی قسم اٹھانا امت کے لیے جائز نہیں، قسم اٹھائیں تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی۔

مروجہ غیر شرعی قسمیں:

ہمارے ہاں آج رواج چلا ہے کبھی اللہ کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی بھی قسم اٹھاتے ہیں، کبھی قسمیں اٹھاتے ہیں بیٹے کی، کبھی بیٹی کی، کبھی قسم اٹھاتے ہیں ماں کی، آج کے دور میں تو بڑا ظلم ہوا ہے آج قسم اٹھاتے ہیں بطور پیار کے، کہتے ہیں میری محبت کی قسم، اللہ محفوظ فرمائے! یہ گناہ کبیرہ ہے اس گناہ سے بچنا چاہیے۔ ناجائز محبت تو ویسے بھی جائز نہیں پھر اس ناجائز محبت کی قسمیں اٹھانا کتنا بڑا گناہ ہے اس سے تو خطرہ ہے کہ آدمی اللہ کے نام کی بجائے غلط چیزوں کو استعمال کرے تو کہیں انسان کا ایمان ہی خراب نہ ہو جائے تو قسم اٹھائیں تو صرف اللہ کے نام کی اللہ کی ذات کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا جائز نہیں۔

قسم کی اقسام:

پھر قسم کے بارے میں دوسری بات ذہن میں رکھیں کہ قسم کی تین قسمیں ہیں۔ 1: یمین لغو، 2: یمین غموس، 3: یمین منعقدہ

عربی زبان میں قسم کو یمین کہتے ہیں تو یہ یمین کی تین قسمیں ہیں۔

یمین لغو اور اس کا حکم:

یمین لغو کسے کہتے ہیں۔ لغو کا مطلب ہے آدمی خود کو سچا سمجھتا تھا لیکن قسم اس نے جھوٹی اٹھائی ہے یہ یمین لغو ہے مثلاً ایک بندہ نہیں آیا اور سمجھتا ہے

www.ahnafmedia.com

کہ فلاں بندہ آیا ہے اور اس نے قسم اٹھائی ہے کہ خدا کی قسم وہ آگیا ہے لیکن وہ آیا نہیں تو یہ اپنے خیال میں قسم ٹھیک اٹھاتا ہے لیکن در حقیقت وہ ٹھیک نہیں ہوتی بلکہ خلاف واقعہ اور غلط ہوتی ہے۔ اس کو لغو اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ضائع ہو گئی نہ گناہ ہے نہ اس کے اوپر کفارہ ہے کچھ بھی نہیں یمین لغو میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی کہنا کچھ چاہتا ہے اور زبان سے نکل کچھ اور جاتا ہے اس کو یمین لغو کہتے ہیں۔ تو گزشتہ کام کے کرنے پر قسم اٹھائی فلاں کام کیا ہے یہ سمجھ کر کہ کیا ہے۔ حالانکہ اس نے کیا نہیں تھا اسی طرح کسی نے قسم اٹھائی کے فلاں کام نہیں کیا، حالانکہ اس نے کیا تھا یہ یمین لغو ہے۔ اسی طرح آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھائی یا کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے کچھ اور نکل گیا ہے اس پر کفارہ بھی نہیں اور گناہ بھی نہیں۔

یمین غموس اور اس کا حکم:

آدمی کسی گزشتہ کام کے کرنے پر قسم اٹھائے کہ میں نے فلاں کام کیا ہے یہ سمجھ کر کہ کیا ہے حالانکہ سمجھتا بھی ہے کہ کیا بھی نہیں جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائی اسی طرح کسی بندے نے قسم اٹھائی کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا حالانکہ اس نے کیا تھا اور وہ سمجھتا بھی ہے کہ اس نے کیا تھا پھر بھی جھوٹ بولتا ہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا اسے یمین غموس کہتے ہیں۔

غموس کا معنٰی ہے ڈوب جانا یہ قسم بھی بندے کو گناہوں میں ڈبو دیتی ہے۔ بہت بڑا گناہ ہے لیکن چونکہ ماضی کی قسم ہے اس کے اوپر کفارہ نہیں۔

یمین منعقدہ اور اس کا حکم:

آئندہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام کے نہ کرنے کی آدمی قسم اٹھائے کہ

www.ahnafmedia.com

اللہ کی قسم میں تمہیں اتنے پیسے دوں گا پھر اگر پیسے نہ دیئے تو گناہ بھی ہو گا اور کفارہ بھی ہے اس لیے کوئی کہتا ہے خدا کی قسم میں گھر نہیں آؤں گا اب جب گھر آئے گا تو اس کو گناہ بھی ہو گا اور جھوٹی قسم اٹھانے کا کفارہ بھی دینا ہو گا۔ اس لیے جو آئندہ کسی کام کے کرنے کی قسم اٹھاتا ہے پھر وہ کام نہیں کرتا تو اس صورت میں کفارہ بھی ہے اور گناہ بھی ہے اور اگر نہ کرے کی قسم اٹھائی اب کر لیتا ہے تو قسم کا گناہ بھی ہے کفارہ بھی ہے۔

قسم کا کفارہ:

قسم کے کفارے کی پہلی صورت یہ ہے کہ غلام آزاد کریں۔

عام حالات میں غلام الگ ہیں نوکر الگ ہیں ہمارے ہاں نوکر ہوتے ہیں غلام نہیں ہوتے اور نوکرانیاں ہوتی ہیں باندیاں نہیں ہوتیں۔ اللہ کے راستے میں جہاد کریں اور جہاد کے دوران جو مرد کافروں کے گرفتار ہو جائیں اور ان کی جو عورتیں گرفتار ہو جائیں۔ مردوں کو غلام کہتے ہیں اور عورتوں کو باندیاں کہتے ہیں۔ تو غلام کو آزاد کرے لیکن آپ کے چونکہ غلام تو ہیں نہیں تو غلام آزاد کہاں سے کریں گے۔ تو دوسری صورت یہ ہے کہ آدمی تین روزے رکھے اور اگر تین روزے بھی نہیں رکھ سکتا تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں دس مسکینوں کو درمیانے قسم کے کپڑے دے دیں یا دس مسکینوں کو کھانا کھلا دیں تو جو بھی کرنا چاہیں کر سکتے ہیں غلام آزاد کریں یا تین روزے رکھیں یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائیں یا دس مسکینوں کو کپڑے دے دیں یہ قسم کا کفارہ ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

اہم مسئلہ:

اگر کسی انسان نے قسم کھائی ہے لیکن غلط کھائی ہے ایک جائز کام تھا،

www.ahnafmedia.com

دین کا کام تھا اور اس نے نہ کرنے پر قسم اٹھائی ہے اب اس کو اپنی قسم توڑنی چاہیے اور اس کے ذمے قسم کا توڑنا ضروری ہے مثلا ایک آدمی نے قسم کھائی کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا اب ظاہر ہے نماز پڑھنا اس کے ذمے فرض ہے اب وہ اس قسم کو توڑے اور کفارہ ادا کرے اور نماز پڑھے اور اگر اس نے قسم اٹھائی ہے کہ میں بچوں کو ان کے حقوق نہیں دوں گا تو اس کے ذمے ضروری ہے کہ اس قسم کو توڑے اور کفارہ ادا کرے اور ان کے حقوق ادا کرے اور اگر بیوی نے قسم اٹھائی کہ شوہر کی میں خدمت نہیں کروں گی میں اپنے پاس نہیں آنے دوں گی اس طرح اگر غلط قسم اٹھائی ہے تو اس قسم کو توڑے اور کفارہ ادا کرے اور اس کو پاس بھی آنے دے لہٰذا ضروری ہے کہ اگر شریعت کے کام میں غلط قسم اٹھائی ہے اس قسم کو توڑنا چاہیے اور کفارہ ادا کر دینا چاہیے

بہر حال میں بتا یہ رہا تھا کہ والعصر اللہ رب العزت نے قسم اٹھا کر اگلا مسئلہ سمجھایا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کے نام کی قسم اٹھانا تو جائز نہیں ہے تو پھر اللہ نے یہ قسم کیوں اٹھائی ہے؟ اب کسی بندے کے ذہن میں خیال آئے کہ اگر اللہ کے علاوہ کسی قسم اٹھانا جائز نہیں تو خود اللہ نے زمانے کی قسم کیوں اٹھائی ہے اس کا بڑا آسان اور صاف واضح جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہیں مخلوق نہیں ،اللہ مالک ہیں مملوک نہیں ،اللہ احکام دیتے ہیں عمل نہیں کرتے ،اللہ کے ذمے احکامات دینا ہے اللہ کے ذمہ عمل کرنا نہیں: لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ وَهُمۡ یُسۡـَٔلُونَ۔

الانبیاء:23

اللہ جو کام کرے اللہ سے کوئی نہیں پوچھ سکتا پوچھا مخلوق سے جاتا ہے اس لیے اللہ پابند نہیں ہیں کہ یہ کام کریں اور یہ نہ کریں، یہ پابندیاں مخلوق پر ہیں اللہ پر نہیں۔

www.ahnafmedia.com

علمی نکتہ:

اس حوالے سے یہ بات ذہن نشین کرلیں اللہ جتنی چاہے قسمیں اٹھائیں، اللہ رب العزت جب بھی کسی چیز کی قسم اٹھاتے ہیں تو اس کی عظمت یا خاص اہمیت کی وجہ سے ہوتی ہے قرآن کریم میں لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ اللہ نے مکہ مکرمہ کی قسم اٹھائی ہے یہ مکہ مکرمہ کی عظمت کی وجہ سے ہے۔وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ۔ اللہ رب العزت نے تین قسم اٹھائی ہیں زیتون کے درخت کی قسم اٹھائی، طور سینا کی قسم اٹھائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی قسم اٹھائی ہے ان کے فوائد کے پیش نظر زیتون کی قسم اٹھائی ہے اہمیت کی وجہ سے ان کی قسم اٹھائی تو جب اللہ مخلوق میں سے کسی چیز کی قسم اٹھائیں تو اس کی عظمت پیش نظر ہوتی ہے یا اس کی اہمیت پیش نظر ہوتی جیسا کہ اس سورۃ مبارکہ میں قسم اٹھائی ہے۔

متاع وقت:

والعصر، قسم ہے زمانے کی۔اب یہ جو زمانے قسم اٹھائی ہے تو زمانے کی اہمیت کی وجہ سے اٹھائی ہے انسان قدر کرے تو وقت اور زمانہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ وقت کی مثال برف کی طرح ہے برف پڑی ہو پگھلتی رہتی ہے اور آہستہ آہستہ پانی بن کے ختم ہو جاتی ہے خوش قسمت وہ انسان ہیں جو برف کو پگھلنے سے پہلے پہلے اپنے کام میں لائیں بالکل اسی طرح اللہ رب العزت نے وقت کو قیمتی بنایا ہے۔ آدمی وقت کو قیمتی بنائے صحیح استعمال کرے۔

وقت نے گزر جانا ہے، بچپن سے جوانی، جوانی سے بڑھاپا اور بڑھاپے سے موت، وقت تو گزر ہی جائے گا لیکن یہ ذہن میں رکھیں دنیا کی چند روزہ زندگی

www.ahnafmedia.com

پر آخرت کی زندگی کا مدار ہے۔ اللہ پابند نہیں ہیں یہ کام کریں اور یہ کام نہ کریں پابندیاں تو مخلوق پر ہیں اللہ پر نہیں۔ دنیا کی تھوڑی سی زندگی دراصل ہے آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی دار الجزاء ہے۔ اس دارالعمل میں ہم جو بھی کام کریں اپنی حیثیت کے مطابق کریں گے اللہ اس دارالجزاء میں جو بھی اجر دیں گے اپنی شان کے مطابق اجر اور جزاء دیں گے۔ بندے کی حیثیت محدود ہے بندے کا عمل بھی محدود ہے اللہ کی شان غیر محدود ہے اللہ کی طرف سے دیا جانے والا اجر اور جزا دونوں بندے کے علم کے اعتبار سے غیر محدود ہیں کہ آدمی کو وقت قیمتی بنانا چاہیے، ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

تربیت اولاد میں کوتاہیاں:

ہمارے ہاں اگر کوئی بچپن میں کوتاہی کرے اور اس کو سمجھانے لگیں تو ڈانٹ دیتے ہیں اور کہتے ہیں چھوٹا بچہ ہے بڑا کر ہو کر سمجھ جائے گا بچوں کو ڈانٹتے ہو اور بڑی سختی کرتے ہو، بڑے پتھر دل ہو حالانکہ یہی نرم دلی کل کو برباد کرتی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون دنیا میں شفیق، نرم دل اور محبت کرنے والا اور پیار کرنے والا ہو سکتا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کی قسم ماؤں سے بڑھ کر اپنی امت سے پیار فرماتے ہیں۔ ماں کو تنگ کریں تو ماں بد دعا کرتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے کتنا تنگ کیا ہے لیکن سوائے ایک دو مواقع کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو دعائیں دی ہیں بد دعاؤں سے نہیں نوازا اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ۔

سنن ابی داود

www.ahnafmedia.com

جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو اس کو نماز کا حکم دو اور جب یہ دس سال کی ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو مارو۔

مارنے کا مطلب یہ نہیں کہ سر پھاڑ دو، ہڈی توڑ دو، بازو توڑ دو لیکن ہلکی پھلکی ڈانٹ دو کہ اولاد کے ذہن میں ہو کہ اگر نماز نہ پڑھی تو ہمیں امی مارے گی نماز پڑھی تو ابو ماریں گے، لیکن یہ بات تب ہے اگر ماں خود بھی پڑھے اور باپ خود بھی پڑھے اگر ماں خود نماز نہ پڑھے اوراولاد کو کہے تو اولاد پر اثر نہیں ہو گا باپ خود نہیں پڑھے گا تو اثر نہیں ہو گا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر اولاد نماز نہ پڑھے تو مارو! تواب بتائیں نماز جیسے احکام چھوڑنے پر اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر نرمی کا اظہار فرمایا ہے؟

ہمارے ہاں حکومتوں نے اولاد کو خراب کرنے کے لیے جملہ دیا ہے جو سکولوں کے باہر لکھا ہوا ہے کہ "مار نہیں پیار" ہم یہ نہیں کہتے کہ مارو! لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اس جملے کو بدلو! یہ جملہ ٹھیک نہیں بلکہ جملہ ہونا چاہیے "پیار پلس مار" پیار بھی ہو اور مار بھی ہو لیکن مار بھی محبت والی ہو، لہٰذا مار نہیں پیار کی بجائے پیار پلس مار ہونا چاہیے۔ اولاد کے ساتھ شفقت بھی ہو اور اگر بات نہ مانیں تو سزا بھی ہلکی پھلکی دینی چاہیے۔ اگر سزا دینا یہ رحمت اور محبت کے خلاف ہے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مقدس ہستی اولاد کو نماز نہ پڑھنے پر سزا دینے کی بات کیوں فرماتی؟ اس کا معنیٰ یہ ہے جب یہ بات تنبیہہ سے نہ سمجھ میں آئے تو اس کو سمجھانے میں ہلکی پھلکی مار کی گنجائش موجود ہے جیسے قرآن کریم میں ہے

وَاللّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ

النساء:36

www.ahnafmedia.com

عورت اگر شوہر کی نافرمانی کرے تو شوہر کو چاہیے کہ عورت کا سمجھائے اگر سمجھنے سے باز نہ آئے تو اس کا بستر الگ کر دے اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو پھر اس کو ہلکی پھلکی مار بھی دے سکتا ہے۔ جو حکم شریعت حکم دیتی ہے میں اور آپ کون ہوتے ہیں اس حکم کو بدلنے والے لہٰذا شریعت کے احکام کو مانے بھی اور شریعت کا مذاق اور تمسخر بھی نہ اڑائے یہ دونوں ایمان سے محروم کر دینے والی باتیں ہیں۔

بچپن کی تربیت:

بچپن میں اولاد نافرمانی کرے تو سمجھاتے نہیں ہیں چھوٹے بچے کو سونے کی انگوٹھی پہنا دیتے ہیں۔ بھئی! سونے کی انگوٹھی بچے کو کیوں پہناتے ہو اگر پہنانی ہے تو بچی کو پہناؤ! بیٹے کو کیوں پہناتے ہو بیٹے کا کام انگوٹھیاں پہننا نہیں۔ جب شروع میں سونے کا زیور پہنائیں گے تو عادی ہو جائے گا اور گناہوں میں مبتلا ہو گا۔ چھوٹا بچہ ہو گا تو اس کو کھیلنے کے لیے مصنوعی تصویر والے جانور دیں گے کسی نے بھالو دے دیا ہے، کسی نے کتا دیا ہے، کسی نے بندر دیا ہے، کسی نے ریچھ دیا ہے اور اس کو ٹی وی دے دیں گے۔ بچپن میں اولاد کو گناہ کے مت عادی بنائیں۔

میں یہ بتا رہا تھا کہ جب بچپن میں منع کریں تو کہتے ہیں کہ ابھی تو بچہ ہے بڑا ہو کر ٹھیک ہو جائے گا اور اگر جوانی میں منع کریں تو پھر کہتے ہیں کہ جوانی مین مستانی ہوتی ہے، جوانی تو عمر ہی ایسی ہے اس عمر میں گناہ تو ہو ہی جاتے ہیں اور جب بوڑھا ہو پھر منع کریں تو کہتے ہیں بوڑھے تو بچوں کی طرح ہوتے ہیں اس عمر میں کسی ڈانٹنا نہیں چاہیے۔ اب بتائیں سمجھانے کی عمر کون سی ہے؟ بچپن میں نہ سمجھاؤ کہ ابھی بچہ ہے، جوانی میں سمجھاؤ کہ ابھی مست ہے اور بڑھاپے میں نہ

www.ahnafmedia.com

سمجھاؤ کہ باباجی بچوں کی طرح ہیں تو پھر کس عمر میں سمجھانا ہے؟

ماں کے ذمے ہے بچے کی تربیت کرے، باپ کے ذمے ہے اولاد کی تربیت کرے اور جب بچے چھوٹے ہوں تو ماں کے ذمے بچے کی تربیت باپ سے زیادہ ضروری ہے اور ماں کے ذمے باپ سے بھی زیادہ حقوق ہیں کیوں کہ ماں بچے کے پاس ہر وقت رہتی ہے تو ماں کو چاہیے کہ اس بچے کا خیال کرے اور بچوں کی تربیت کرے۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کو، اپنی بچیوں کو دین پڑھاؤ، قرآن کریم سکھاؤ، قرآن کا ترجمہ پڑھاؤ، حدیث پڑھاؤ، شریعت پڑھاؤ، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دعائیں سکھاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیں سکھاؤ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مسنون اعمال سکھاؤ یہ بچپن میں سکھاؤ۔ یہ ہم بار بار اس لیے کہتے ہیں کہ اپنی بچیاں مدرسے بھیجو! چھوٹی بچی قرآن پڑھے، قرآن کی حافظہ بنے اور بعد میں جاکے اس کو پڑھائے بھی، چھوٹی بچی کو دین کی طرف لگاؤ، جب بڑی ہوگی تو دنیا کے فنون بھی پڑھ لے گی جو سمجھنے کی عمر ہے سکولوں میں برباد کرالیتے ہیں اور جب بعد میں بڑی ہوتی ہیں تو پھر مدرسے کی طرف بھجوادیتے ہیں اور مدرسہ ان کا مزاج بنتا نہیں ہے لہٰذا تمام آنے والی ہماری مائیں، ہماری بہنیں، ہماری بیٹیاں نیت کریں کہ اپنی اولاد کو مدرسے میں داخل کرانا ہے بچوں کو بچوں کے مدرسے میں بھجوائیں اور بچیوں کو بچیوں کے مدرسے بھجوائیں سارے دین پڑھیں۔ دنیا میں اگر چند دن کی زندگی دین پر لگا دی تو آخرت کی ابدی زندگی ٹھیک ہو جائے گی۔

میں ایک جگہ پہ گیا تو وہاں کچھ بچیاں تھیں اور رشتے دار بھی تھے میں نے انہیں ترغیب دی کہ اپنی بچیوں کو کالج کی بجائے مدرسے داخل کراؤ آپ کے

www.ahnafmedia.com

پاس ٹائم ہے جبکہ بچیوں کا اصرار یہ تھا کہ ایف اے کرنا ہے۔ بی اے کرنا، ایم اے کرنا کوئی جرم تو نہیں ہے میں نے کہا کہ نہیں بیٹی! جرم تو نہیں لیکن مدرسے میں جانا بھی تو گناہ نہیں ہے مدرسے میں جاؤ، ان کا خیال یہ تھا ہم کالج میں پڑھتی ہیں اپنا مستقبل سنوار رہی ہیں میں نے ان سے کہا کتنے سال پڑھا ہے تم نے؟ ایک کہتی ہے ایف اے میں ہوں، ایک بی اے میں، اور ایک ایم اے میں، میں نے کہا سولہ سال تم نے پڑھ لیا اپنا مستقبل سنوارنے کے لیے اب یہ بتاؤ تمہارا مستقبل کتنا بڑا ہے، 60 سال، 70 سال، 80 سال، 90 سال کتنی عمر ہو گی تمہاری؟ ، اس امت کی اوسط عمر 60 سے 70 سال ہے یعنی کسی کی عمر 5 سال ہے تو کسی کی 75 ہے، کسی کی 10 ہے تو کسی 65 ہے، کسی کی 55 ہے تو کسی کی 95 سال ہے۔ تم نے 16 سال پڑھا ہے تو پھر موت کے بعد ابدی زندگی کے لیے تو تمہیں پوری زندگی دین پڑھنا چاہیے تھا۔ کالج والے سولہ پڑھاتے ہیں، ماسٹر کرواتے ہیں پھر ڈگریاں دیتے ہیں، پھر ڈاکٹر بناتے ہیں ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ میں نے کہا اگر بچی پڑھنا چاہے تو جائز ہے لیکن ہم کہتے ہیں ابدی زندگی کے لیے دو سال کا کورس کم از کم کر لے، 4 سال کا درس نظامی پڑھ لے 3 سال میں قرآن کریم حفظ کر لے یہ پانچ 10 سال اس پہ لگائیں اللہ برکت دے گا اور ان شاء اللہ ہمارا ارادہ بھی ہے آپ ساری مائیں بہنیں اور بیٹیاں دعا کریں اللہ یہ منصوبہ جلدی پورا فرمادے !ہماری خواہش یہ ہے کہ ہمارے اس مرکز اصلاح النساء کے ساتھ جو جگہ ہے یہاں بچیوں کے لیے دونوں کام شروع کرادیں بچیاں حفظ بھی کریں بچیاں دین بھی پڑھیں اور ساتھ ساتھ سکول بھی پڑھیں ان شاء اللہ۔ اللہ نے چاہا تو آئندہ سال کوئی ترتیب بنا دیں گے ورنہ اب بھی جو چھوٹی بچیاں پڑھ رہی ہیں میں نے گھر والوں سے کہا ہے کہ آپ بچیوں کو پڑھانے والی استانی تلاش کرو جو ان کو سکول بھی پڑھائے

www.ahnafmedia.com

تا کہ بچیاں حفظ بھی کرتی رہیں اور ساتھ ساتھ ان کے سکول کا نظام بھی چلتا رہے تو ہم سکول کے مخالف نہیں ہیں لیکن ہم کہتے ہیں پہلے دین ہو اور دین کے بعد بچیوں کو سکول کی طرف لانا چاہیے۔

والعصر، اللہ نے قسم اٹھائی ہے زمانے کی اور قسم اٹھا کر فرمایا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ، سارے کے سارے انسان دنیا کے گھاٹے میں خسارے کے اندر ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے۔ پتہ یہ چلا کہ دنیا میں کامیابی کا مدار ایمان ہے، کامیابی کا مدار اچھے اعمال ہے، کامیابی کا مدار شریعت پہ عمل کرنا ہے۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا،

کامیابی کا مدار:

تو کامیابی کا مدار چار چیزیں ہو گئیں۔

1: عقیدہ ٹھیک ہو۔

2: اعمال سنت کے مطابق ہوں۔

3: صحیح عقیدہ اور مسنون عمل کی دعوت ہو۔

4: اگر اس دعوت پر مشکل آجائے تو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔

یہ چار چیزیں کامیابی اور نجات کا مدار ہیں۔ اور ہمیں ان چاروں پر عمل کرنا چاہیے ان میں سے پہلی چیز عقیدہ ہے اللہ کی ذات کے بارے میں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں، حضرات صحابہ کرام کے بارے م،یں اولیاء کرام کے بارے میں ملائکہ کے بارے میں، جنت اور جہنم کے بارے میں، آسمانی کتابوں کے بارے میں، تقدیر کے بارے میں۔

بنیادی عقائد:

صفت ایمان مفصل اور صفت ایمان مجمل ان ساری باتوں پر ایمان لانا

www.ahnafmedia.com

ضروری ہے ان میں سے ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا تو بندے کا عقیدہ ٹھیک نہیں ہو گا اپنے عقیدے کو ٹھیک کریں اور جن کے عقیدے غلط ہیں ان سے بھی دور رہیں ان سے الگ رہیں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں وہ الگ ہیں اور سنی الگ ہیں، شیعہ الگ ہیں، مرزائی الگ ہیں، ہندو الگ ہیں، سکھ الگ ہیں۔ ہم اہل السنت والجماعت دیوبندی ہیں، ہم سنی ہیں، ہم حنفی ہیں۔ ہمارا تعلق علماء دیوبند کے ساتھ ہے، ہمارے عقیدے قرآن وسنت کے مطابق ہیں اور قرآن وسنت کے خلاف نہیں ہیں۔ اس لیے اپنے عقیدوں کو بالکل ٹھیک ٹھاک رکھنا چاہیے تاکہ عقائد کے اندر کسی قسم کی کمی نہ ہو۔

عقیدہ باری تعالیٰ:

اللہ کی ذات کو وحدہ لاشریک لہ مانیں، اللہ کو قادر مطلق مانیں، اللہ کو عالم الغیب مانیں، اللہ کو مختار کل مانیں، اللہ کو شفاء دینے والا مانیں، اللہ کو عزت اور ذلت دینے والا مانیں، اللہ کو اولاد دینے والا مانیں، اللہ رب العزت کو دنیا وجہاں کی پوری کائنات کا مالک مانیں، اللہ رب العزت ہی داتا ہے، اللہ ہی مولا ہے، اللہ ہی کارساز ہے۔ اللہ کے بارے میں عقیدہ رکھے کہ اللہ سمجھ آتا ہے نظر نہیں آتا، اللہ ہر کسی کے دل میں ہے، اللہ عرش پر بھی ہے اور اللہ فرش پر بھی ہے، زمین پر بھی ہے اور آسمان پر بھی ہے کوئی ایسی جگہ نہیں جو اللہ کے قبضہ سے باہر ہو۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا

النساء:126

اللہ کی ذات تمام چیزوں پر محیط ہے، اللہ لامکان ہے اللہ کا جسم نہیں ہے۔ آنکھ سے پاک ہے، کان سے پاک ہے، زبان سے پاک ہے، اللہ ہاتھ اور

www.ahnafmedia.com

پاؤں سے پاک ہے، اللہ پکڑنے کے لیے ہاتھ کا محتاج نہیں ہے، دیکھنے کے لیے آنکھ کا محتاج نہیں ہے، سننے کے لیے کان کا محتاج نہیں، بولنے کے لیے اللہ زبان کا محتاج نہیں ہے۔ اللہ ان تمام چیزوں سے پاک ہے، اللہ مالک الملک ہیں۔ اللہ کے بارے میں عقیدہ رکھیں۔

بشریت انبیاء علیہم السلام:

حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک سارے انبیاء انسان ہیں، بشر ہیں اور ان کی صفتیں نور والی ہیں۔ صفت کے اعتبار سے نور ہیں اور ذات کے اعتبار سے بشر ہیں، کائنات میں سب سے اعلیٰ ہیں، ان پر جو کتابیں اتری ہیں وہ بھی مانتے ہیں۔ موسیٰ کو اللہ نے تورات دی ہے، عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے انجیل دی ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور دی ہے، ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو صحیفے دیے ہیں۔ خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے قرآن کریم عطا فرمایاہے۔ حضور تمام انبیاء علیہم السلام سے اعلیٰ ہیں، آخری نبی ہیں قرآن کریم واضح کتاب ہے، تمام کتابوں سے اعلیٰ ہے۔

صحابہ معیار حق ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سارے کے سارے مومن ہیں، عادل ہیں، محفوظ ہیں، حجت ہیں، امت کے لیے معیار حق ہیں اور صحابہ کے ساتھ محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھیں تو انسان ایمان سے نکل جاتاہے۔ صحابہ کرام سے پیار کرنا ایمان ہے۔ ازواج مطہرات ہماری

www.ahnafmedia.com

مائیں ہیں ان سے پیار کرنا ایمان ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، پیغمبر کی بیٹیاں، پیغمبر کے بیٹے، پیغمبر کے داماد یہ سب اہل بیت میں شامل ہیں اور ہمارے ایمان کا حصہ اور ہمارے سر کے تاج ہیں۔ جو لوگ رسول کے صحابہ کو نہ مانیں، اہل بیت کو نہ مانیں وہ ہمارے دشمن ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو مانیں، پیغمبر کے صحابہ کو نہ مانیں وہ بھی ہمارے دشمن ہیں۔ صحابہ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں ہمارے سر کے تاج ہیں اگر آپس میں ان کا اختلاف بھی ہو جائے، ہلکی پھلکی جنگ بھی ہو جائے ہمارا پھر بھی ایمان ہے۔

امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہماری ماں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہیں حسن و حسین بھی ہمارے ہیں۔ جو صحابہ میں سے کسی کے خلاف کوئی جملہ کہے اس کے دانت توڑو! اس کی زبان بند کرو! اسے خاموش کراؤ! کہ خبر دار! جو ہمارے سامنے کسی صحابی کے بارے میں بات کہی۔ یہ جملہ چلتا ہے کہ پنجاں تے باراں دا نام لینڈے۔ یہ بارہ کیا ہے؟

انبیاء معصوم ہیں:

نبی معصوم ہے نبی کے بعد کوئی معصوم نہیں ہے جو لوگ نبی کے بعد بارہ اماموں کو معصوم مانتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں لاتے اس لیے کہ نبی معصوم ہوتا ہے، نبی کے بعد کوئی بندہ معصوم نہیں ہے۔

سب صحابہ پاک ہیں:

پنجتن پاک کا نعرہ غلط ہے اس کا مطلب یہ ہوا اللہ کے نبی پاک ہیں علی پاک، فاطمہ پاک، حسن پاک، حسین پاک ہیں اگر صرف یہ پاک ہیں تو پانچ کے

www.ahnafmedia.com

علاوہ باقی امی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضرت فاطمہ کی ماں ہیں العیاذ باللہ کیا وہ پاک نہیں ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی امی حضرت عائشہ، حضرت سودہ کیا وہ پاک نہیں ہیں، حضرت حفصہ کیا پاک نہیں، حضرت زینب کیا وہ پاک نہیں ہیں اور پیغمبر کی چار بیٹیاں کیا وہ پاک نہیں حضرت زینب، حضرت رقیہ ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یہ سب پاک ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد اور سارے صحابہ پاک ہیں اس لیے پنجتن پاک والا نعرہ بالکل غلط ہے۔

خلفائے راشدین جن کو چار یار کہتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور چوتھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ خلفائے راشدین ہیں۔

میں کہہ یہ رہا تھا کہ ہمیں اس بات پر ایمان لانا چاہیے کہ اللہ پر ایمان لائیں، انبیاء پر بھی ایمان لائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ پر ایمان لائیں۔ صحابہ کے بعد ہمارے ائمہ فقہاء گزرے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ ان سارے اماموں کو مانتے ہیں لیکن جو ہمارے امام ہیں جن کی فقہ پر ہم عمل کرتے ہیں ان کا نام ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ اور ہماری تمام ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو اپنے امام کا نام آنا چاہیے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ یہ ہمارے بہت بڑے امام ہیں ہم انہی کی فقہ پر عمل کرتے ہیں انہی کی وجہ سے اپنے آپ کو حنفی بھی کہتے ہیں۔ ہم ان کو بھی مانتے ہیں پھر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بعد جتنے اولیاء ہیں، فقہاء

www.ahnafmedia.com

ہیں سب کو مانتے ہیں۔ انبیاء کو ماننا چاہیے، ولی کی بیعت کرنی چاہیے، ولی کی کرامت ماننی چاہیے، ولی شریعت پہ چلتا ہے، ولی سے دعا کرانی چاہیے۔ یہ سارے کام کرنے کے ہیں۔

بیعت کی اہمیت:

علماء سے تعلق رکھنا، علماء سے پوچھنا، علماء کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق چلنا، علماء سے بیعت کرنا یہ ہمارے ذمہ ہے۔ بیعت صرف مردوں کے لیے ہی نہیں ہے عورتوں کے لیے بھی ہے۔ مرد بھی بیعت کریں اور اپنے پیر، شیخ، ولی سے پوچھ کر چلیں، عورتیں بھی بیعت کریں اور اپنے پیر، شیخ، ولی سے پوچھ کر چلیں، اس صورت پر عمل کریں پھر جو بات ان کا پیر کہہ دے اس پر عمل کریں لیکن یہ ضروری ہے کہ بیعت اس سے کریں جو شریعت کا پابند ہو، اس کو کسی بڑے شیخ نے اجازت دی ہو، علماء اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں، دین داروں کا طبقہ اس کے ساتھ جڑا ہوا ہو، دنیا بٹورنے کی بجائے امت کو دین دیتا ہو تو ایسے شخص کی بیعت کرنی چاہیے، اس سے پوچھ پوچھ کر چلنا چاہیے۔ اولیاء کو ماننا، اولیاء کی کرامات کو ماننا بہت ضروری ہے عالم کی اس کے علم کی وجہ سے توہین کرنا کفر ہے انسان ایمان سے نکل جاتا ہے۔ جو اولیاء کی توہین کرے تو اللہ تعالیٰ اعلان جنگ فرماتے ہیں۔ میں بتا یہ رہا تھا کہ سارے عقیدے مانیں۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا، ساری کتابیں مانیں؛ تورات، انجیل، زبور، قرآن مجید ان کو مانیں، انبیاء کرام سارے مانیں، کسی نبی کو گالی مت دیں، کسی نبی کو برا مت کہیں اس سے آدمی ایمان سے نکل جاتا ہے۔ یہودی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیتے ہیں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام

www.ahnafmedia.com

کو بھی مانتے ہیں۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا ، کامیابی کے لیے دوسری چیز یہ ہے کہ انسان کے اعمال سنت کے مطابق ہونے چاہیں ۔بدعات سے بچے ، سنت کا اہتمام کرے ،زندگی سے لے کر موت تک، پیدا ہونے سے لے کر وفات تک، بچپن سے لے کر بڑھاپے تک اور اسی طرح لحد تک، پنگھوڑے سے لے کر قبر تک، ماں کے پیٹ سے لے کر قبر میں جانے تک شریعت پر عمل کرے اور بدعات سے بچے۔

بدعات سے پرہیز:

ہمارے ہاں نت نئی بدعات آتی ہیں اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ کبھی کنڈے کی رسم ہے ، کبھی قل کی رسم ہے ، کبھی ساتویں کی رسم ہے ، کبھی چالیسویں کی رسم ہے ، کبھی دسویں کی رسم ہے نہ معلوم کیا کیا خرافات ہیں۔ اللہ ان بدعات سے ہمیں بچائے۔

سنت پر عمل کی فضیلت:

سنت کے مطابق عمل کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من أحیٰ سُنَّةً من سُنَّتِی أمِیتَتْ بعدی فقد أحبنی ومن أحبنی کان معی فی الجنة جب میری سنت ختم ہو جائے تو جو بندہ اس کو زندہ کرے وہ میرے ساتھ محبت کرتا ہے اور جو میرے ساتھ محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ اللہ مجھے بھی اور آپ کو بھی جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جگہ عطا فرمادیں، اللہ کے نبی کی صحبت عطا فرمادیں، نبی کی معیت عطا فر دیں۔اس لیے سنت کا اہتمام کریں اور بدعات سے بچیں۔

بنیادی اعمال:

اعمال میں بنیادی عمل یہ ہیں کہ کلمہ پڑھیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ،

www.ahnafmedia.com

پانچ وقت کی نماز پڑھیں، اگر اللہ توفیق عطا فرمائے تو زکوۃ ادا کریں۔

زیورات کی زکوٰۃ:

ہمارے ہاں بہت سی عورتیں ہیں ان کے ہاں زیور موجود ہوتا ہے عورت اپنے پاس زیور رکھتی ہے اور سال بعد زکوۃ نہیں دیتی اور شوہر کو کہتی ہے کہ زکوٰۃ تم دو، اب اگر شوہر دے دے تو اس کی مہربانی ہے اگر نہ دے تو زکوۃ اس عورت کے ذمے ہے جو زیور کی مالک ہے۔ اگر شوہر دیتا ہے تو اس کی مرضی ہے اگر نہیں دیتا تو اس کے ذمے عورت کے زیور کی زکوٰۃ ادا کرنا نہیں ہے عورت خود زکوۃ ادا کرے۔

عورت کو اگر زیور رکھنے کا شوق ہے تو شریعت منع نہیں کرتی لیکن دکھلاوے کے لیے نہ ہو، دوسروں کو ذلیل جاننے کے لیے نہ ہو، زکوۃ ادا کرے اور اللہ کا شکر ادا کر کے پہنے۔ عورتوں کی مجلس ہو تو اس میں پہن لے، اپنے شوہر کے لیے پہنے، شوہر کے لیے بناؤ سنگھار کرے تو عبادت کا ثواب ملتا ہے اور غیروں کے لیے کرے تو گناہ ملتا ہے اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں، نبی کے احکامات ہیں۔

پردے کا اہتمام:

جب گھر سے باہر نکلے پردہ کر کے نکلے، باریک لباس پہن کے نہ نکلے، باہر جاتے وقت خوشبو استعمال نہ کرے اگر گھر میں خوشبو استعمال کرے تو بہتر ہے گھر کے علاوہ ایسی جگہوں پر بغیر خوشبو استعمال کیے جانا چاہیے۔ اس کا بہت اہتمام کریں۔ پردے کے بغیر عورتیں باہر نہ نکلیں، برقعہ پہن کے جائیں اور اگر برقعہ نہیں تو بڑی چادر لیں، چادر سے ہاتھوں کو ڈھانپ کے جائیں اور اس کے اندر

www.ahnafmedia.com

کپڑے نظر نہ آئیں محسوس ہی نہ ہو کہ عورت بوڑھی ہے یا جوان ہے اس انداز میں پردہ کرے یہ ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکامات پردے کے بارے میں موجود ہیں۔

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ، کہ اعمال کرے اور سنت کے مطابق کرے اور سنت کے مطابق آدمی عمل تب کرتا ہے جب سنت کو جانتا ہو، سنت کا علم ہو اور یہ مدارس جاننے کے لیے ہیں، مدارس شریعت پڑھنے کے لیے ہیں، مدارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو عام کرنے کے لیے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے اپنی بچیاں بھی بھیجیں اور خود بھی وقت نکالیں۔ بڑی عورتیں اپنے ماحول کو ٹھیک کریں استانیاں موجود ہیں دعائیں پڑھیں، قرآن کریم کو ٹھیک کریں اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

تیسری چیز جس پر کامیابی کا مدار ہے وہ یہ ہے کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ، کہ جو صحیح عقیدہ اور نیک عمل آپ کے پاس موجود ہے اس کی دعوت دیں، اس کو عام کریں جو بیان سنا ہے اسے آگے عام کریں، بنات اہل السنۃ ماہنامہ رسالہ پڑھیں دوسروں کو بھی دیں خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں۔

یہ دین کی شاخ مردوں کے ذمے ہے ان کے حدود کے مطابق ہے عورت کے ذمے ان کے حقوق کے مطابق ہے عورت کی سب بڑی دینی خدمت یہی ہوتی ہے کہ عورت خاوند کے راستے میں رکاوٹ نہ بنے تعاون کرے، خاوند کی مدد کرے، خاوند کو دینی امور میں آگے چلانے کی کوشش کرے اپنی اولاد کو موقع فراہم کرے اپنے بھائیوں کو موقع فراہم کرے ان کی بھرپور خدمت کرے انہی امور میں ان کا ساتھ دے۔

www.ahnafmedia.com

اور چوتھی چیز یہ ہے کہ: وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ، شریعت پر عمل کرے اگر کوئی مشکل آجائے تو خندہ پیشانی سے برداشت کرے اور شریعت کو چھوڑے نہیں یہ مردوں کے بھی ذمے ہے اور عورتوں کے ذمے بھی۔

ہمارے گاؤں کی عورتیں بہت اچھی طرح جانتی ہیں جس وقت میں جیل میں تھا چھوٹا بھائی شعیب جیل میں اور اس سے چھوٹا خبیب جیل میں تھا اور امی جان ﴿اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ، اللہ ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند فرمائے ، جتنے دینی کام اللہ نے ہم سے لیے ہمارے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنادے﴾

گاؤں کی عورتوں نے ہماری امی سے یہ بات کہی تھی کہ اب بیٹوں کو روک لو ! بہت جہاد کر لیا بہت جیلیں کاٹ لی ہیں ، اپنے پاس رکھو تو امی نے یہ بات فرمائی تھی کہ شریعت نہیں روکتی تو مین کون ہوتی ہوں روکنے والی ، میں اپنے بیٹوں کو روک کر مجرم اور گنہگار نہیں بن سکتی ، ماں کا اس طرح دل ہونا چاہیے اپنی اولاد کو دین کے لیے پیش کرے۔

اولاد نے ساتھ چھوڑ دینا ہے اولاد نے دنیا سے چلے جانا ہے نیک اولاد ہو گی تو والدین کے لیے نیکی کا سبب بنے گی ، اچھا نام والدین کا ہو گا ، دنیا میں عزت ہو گی ، قبر میں راحت ہو گی اور دعا کریں اللہ ہم سب کے عقیدے بھی صحیح فرمادے اور اعمال بھی سنت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمادے ۔ اللہ رب العزت ہمیں دین پھیلانے کی توفیق دے۔ عافیت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کے لیے قبول فرمالیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

www.ahnafmedia.com

شجرِ صداقت کا ثمر

مولانا محمد بلال جھنگوی

اسلامی تاریخ میں بے شمار ایسی خواتین گزری ہیں جن کے قلوب میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم رچ بس گئی تھی۔ حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان پاکیزہ صفت خواتین میں سے ایک ہیں، آپ سفر ہجرت کی ایسی راز دار ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غار ثور میں کھانا پہنچانے کی ذمہ داری آپ ہی کے سپرد تھی۔ حالات یوں درپیش تھے کہ کھانے کو باندھنے کے لیے کپڑا بھی میسر نہ تھا تو آپ نے اپنے کمربند کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے کھانے کو باندھا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش فرمایا اور ذات النطاقتین کے لقب سے سرفراز ہوئیں مشرکین نے بعد از ہجرت اعلان کر دیا کہ آج کے بعد مسلمانوں کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہوگی لیکن خداوند قدوس کا اعلان ہے اس دین نے قیامت تک رہنا ہے اور تمام ادیان پر غالب ہو کر رہنا ہے چاہے غلبہ عملی ہو یا برہانی یعنی دلائل کے ذریعے۔ اگرچہ کفار ہمیشہ سے اسلام کے مضبوط اور معقول دلائل کا مقابلہ کرنے سے عاجز رہے ہیں۔ چنانچہ مشرکین کی دیگر افواہوں کی طرح کی یہ افواہ بھی اس وقت دم توڑ گئی جس وقت ہجرت کے بعد سب سے پہلے خاندانِ صدیقی میں حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ نے جنم لیا یہ وہی حضرت عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ ہیں جنہوں نے حجاز، یمن اور خراسان تک اسلامی پرچم کو سربلند کیا جب ان کے مقابلے میں سفاک امت حجاج بن یوسف صف آراء ہوا اور نواسۂ صدیق کے قتل کے آرڈر جاری کیے تو حضرت عبد اللہ ابن زبیر نے اپنی والدہ کے

www.ahnafmedia.com

حضور اجازت چاہی اور بصد احترام عرض کیا کہ امی جان ! ایسے روح فرسا اور جان لیوا حالات میں کیا کیا جائے ؟ عزم وہمت کی ہمالہ صفت ماں نے برجستہ کہا کہ بیٹا! بگوش ہوش سنو ! حالات کا سامنا مردانگی سے کرو اور دین اسلام کے گلشن کو اپنے لہو سے اس طور پر سینچو کہ اسلامی بہاریں گلہائے رنگارنگ مسکرا پڑیں۔ حجاز سے خراساں تک پھیلی سلطنت کا بے تاج حکمران ماں کی نصیحت کے مطابق اپنی جان ہتھیلی پر رکھ میدان کارزار میں کود کر جرأت وشجاعت کا اک سنہری باب رقم کر گیا۔ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کو جب اس جانکاہ خبر کی اطلاع ملی تو دست بدعا ہو کر بارگاہ ایزی میں التجاء کی کہ اے اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں اپنے بیٹے کو وصول نہ کر لوں۔ حجاج نے قتل کرا کے سولی پر لٹکا دیا تین دن تک شجر صداقت کا یہ ثمر عزم وہمت کی مثال بنا رہا ادھر سے جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا گزر ہوا اور اپنے ہونہار بیٹے کو تختہ دار پر لٹکا ہوا دیکھا تو ایک جملہ فرمایا جسے تاریخ نے اپنے سینے میں آج تلک محفوظ کیا ہوا ہے، فرمانے لگیں: ابھی تک یہ شہسوار اپنی سواری سے نیچے نہیں اترا۔؟ یہ قرون اولی کہ ایسی مائیں تھیں جنہوں نے اپنی نسل میں اسلام کی اشاعت اور حفاظت اور اس کے لیے کٹنے اور مر مٹنے کا جذبہ مورثا چلایا۔ اسی تناظر میں دین محمدی کے ایک سرفروش کا فرمان قابل مطالعہ بھی ہے اور مقام فکر بھی کہتے ہیں کہ قرن اول کی پوری نسل اسلام کے لیے کٹ گئی اور اسلام کی بنیادوں میں ان کی ہڈیاں اینٹوں کی طرح اور ان کا خون گارے کی جگہ استعمال ہوا ہے یہ ملت احمد مرسل ہے اور یہ ذوق شہادت کی وارث ہے۔ آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی باپ شریک بہن تھیں آپ نے تقریباً 100 سال کی عمر پائی اور حضرت عبد اللہ بن زبیر کی شہادت کے ایک ہفتہ بعد از ایں جہاں بسوئے آں جہاں کوچ کر گئیں۔

www.ahnafmedia.com

فتنۂ آزادئ نسواں و بے پردگی

اہلیہ مولانا الیاس گھمن حفظہ اللہ

نئی نسل کے کرب واضطراب کا ایک بڑا سبب صنف نازک کے بارے میں غلط روی پر مسلسل اصرار ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت واحترام کا جو مقام بخشا ہے وہ نہ کسی قدیم تہذیب میں اسے حاصل ہوا تھا نہ جدید ترقی یافتہ تہذیب کو اس کی ہوا لگی ہے۔ اسلام نے اس کے تمام حقوق دلوائے ہیں اسے ماں، بہن، اور بیٹی کے نہایت احترام آمیز القاب سے سرفراز کیا۔ مرد وعورت کے درمیان نہایت مقدس ازدواجی رشتہ قائم کرکے دونوں کے زندگی کو سراہا۔ امن وسکون بنانے کی ضمانت دی عورت کے تمام حقوق ونفقات کا بوجھ مرد کے ذمہ ڈالا ہے۔ اس کو گھر کی ملکہ بناکر گھر کا سارا نظم ونسق اس کے سپرد کیا۔ اولاد کے بہترین اتالیق کی حیثیت سے اسے پیش کیا۔

مرد وزن کے الگ الگ دائرہ کار کی حدبندی کی، دونوں کے لیے ایسے عادلانہ احکام مقرر فرمائے کہ یہ رشتہ نفسیاتی طور پر محبت وخلوص کا مجموعہ بن جائے گھر کے انتظامی معاملات عورت کے سپرد کرکے مرد کو گھر کی فکر سے بے نیاز کردیا اور باہر کی تمام ضروریات کا بار مرد پر ڈال کر عورت کو فکر معاش سے آزاد کردیا تاکہ دونوں جانب سے احسان مندی اور قدرشناسی کے جذبات پروان چڑھیں۔ مگر جدید تہذیب نے ان تمام مصالح واسرار کو غارت کرکے ”آزادائ نسواں“ کا ایک پر فریب نعرہ لگایا۔ صنفِ نازک کو گھر کی سلطنت سے باہر نکال کر گلی کوچوں میں لا کھڑا کیا اور دنیا کی پر خار وادیوں میں اسے مردوں کے دوش بدوش چلنے پر مجبور کیا۔ جو فرائض مردوں کے ذمہ تھے ان کا بوجھ بھی

www.ahnafmedia.com

عورتوں پر ڈالا۔ اس کے بعد "مخلوط نظام تعلیم" کے پر فریب عنوان نے عورت کو جدید تعلیم اور جدید تہذیب کے قالب میں ڈھالا۔ پردہ عورت کا فطری حق ہے عورت گھر میں ہو، بازار میں ہو، کالج میں ہو یونیورسٹی میں ہو یا دفتر وعدالت میں ہو وہ اپنی فطرت کو تبدیل کرنے سے قاصر ہے وہ جہاں ہوگی اس کے ضمیر کے خلش اور فطرت کی آواز اسے پردہ کرنے پر مجبور کرے گی وہ بے دین قومیں جو عورت کی فطرت سے اندھی اور خالق فطرت کے احکام سے ناآشنا ہیں وہ اگر عورت کے پردہ داری کے جرم کا ارتکاب کریں تو تعجب نہیں، مگر ایک مسلمان جس کے سامنے خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور اس کے اسلاف کی شاندار تاریخ موجود ہو اس کا اپنی بہو، بیٹیوں کو بے پردہ باہر پھرانا مردہ ضمیری کا مظہر ہے۔

اسلام کی نظر میں عورت ایک ایسا پھول ہے جو غیر محرم کی نظر کی گرم ہوا سے فوراً مرجھا جاتا ہے اسے پردہ سے باہر لانا اس کی فطرت کی توہین ہے ادھر عورتیں پردے سے باہر آئیں ادھر انہیں زندگی کی گاڑی میں جوت دیا گیا تجارت کرے تو عورت، وکالت کرے تو عورت، صحافت کے شعبہ میں جائے تو عورت۔ الغرض! کاروباری زندگی کا وہ کون سا بوجھ تھا جو مظلوم عورت کے نازک کندھوں پر نہیں لادا گیا۔ اسلام نے نان ونفقہ کی تمام ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے۔ جدید تہذیب کے نقیبوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں کہ یہ عورت پر احسان ہوا یا بدترین ظلم۔ اسی کے نتیجے میں مرد وزن کے اختلاط نے معاشرہ میں جو طوفان برپا کیا اس کے بیان سے زبان قلم کو حیا آتی ہے یہ ہے آزادئ نسواں اور تعلیم نسواں کا پر فریب افسوں جس نے نظام انسانیت کو تہ وبالا اور معاشرے کو کرب واضطراب میں مبتلا کر دیا۔

www.ahnafmedia.com

سینہ علم کا خزینہ

حافظ محسن شریف، شیخوپورہ

[یہ تحریر والدین اپنے بچوں کو پاس بٹھا کر ضرور سنائیں]

جرجان سے طوس جانے والا قافلہ..... دن بھر کا تھکا ماندا ابھی داض کوہ میں پہنچا ہی تھا..... کہ اچانک ایک طرف سے تلواروں..... اور نیزوں سے مسلح ڈاکوؤں نے .....اس مسافر قافلے پر دھاوا بول دیا..... پھر کیا تھا..... ہر طرف بھگدڑ مچ گئی..... ڈاکوؤں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا..... لوگوں سے نقدی اور دیگر قیمتی سازوسامان لوٹ لیا گیا.....اچانک ڈاکوؤں کے سردار کی نظر ..... ایک کم عمر لڑکے پر پڑی..... ڈاکوؤں کے سردار نے دیکھا کہ ..... بجائے نقدی اور قیمتی سامان چھپانے کے .....یہ لڑکا ایک تھیلے کو..... اپنے سینے سے بار بار چمٹا جا رہا ہے..... سردار کو اس بچے کی یہ حرکت بڑی عجیب لگی.....شاید اس تھیلے میں ہیرے موتی وغیرہ ہوں..... سردار کے دل میں یک دم خیال آیا..... سردار نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے..... بڑے رعب سے..... اس لڑکے کو مخاطب کیا.....اوئے لڑکے! یہ کیا کر رہا ہے..... ؟ادھر آ!میرے پاس ..... یہ سن کر لڑکے کی ٹانگیں کانپنے لگیں..... اور وہ اس ٹیلے کی طرف بڑھنے لگا..... جہاں سردار اور اس کے دیگر کارندے بیٹھے ہوئے تھے.....جب لڑکا اس کے قریب پہنچا.....تو سردار نے اس لڑکے سے وہ تھیلا چھین لیا..... سردار نے تھیلا کھول کر دیکھا..... تو اس میں چند کاغذات تھے .....ادھر وہ بچہ رو رو کر گریہ زاری کرنے لگا.....اور رو کر کہنے لگا یہ میرے کاغذات..... میرے کاغذات کو ضائع مت کرنا.....مجھے واپس لوٹا دیں..... یہ میرے پورے سال کی محنت ہے میں

www.ahnafmedia.com

نے بڑی مشکل سے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں ..... بڑے مصائب جھیلے ..... اور علم حاصل کر کے ان کاغذات میں محفوظ کیا..... آپ کی مہربانی ہو گی مجھے میرا علم واپس کر دیں ..... وہ بچہ روتے ہوئے ڈاکوؤں کے سردار سے منتیں سماجتیں کرتے ہوئے کہہ رہا تھا ..... یہ سنتے ہی ڈاکوؤں کے سردار اور اس کے دیگر کارندوں نے زور دار قہقہہ لگایا..... پھر ڈاکوؤں کا سردار اس بچے سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا..... میں تو یہ بات ہی سنتا آیا ہوں کہ علم کوئی نہیں چرا سکتا..... وہ علم کس کام کا جس کو میرے جیسے ڈاکو لے اڑیں۔ ہاہاہا..... یہ کہتے ہوئے ڈاکوؤں کے سردار نے ایک اور قہقہہ لگایا..... اب اسے اس بچے پر ترس آنے لگا تھا..... لہٰذا اس نے وہ تھیلا اس بچے کی طرف پھینک دیا..... اور دوسرے لوگوں کا مال و زر لوٹ کر تمام ڈاکو فرار ہو گئے ..... اب لڑکے کو وہ تھیلا تو واپس مل گیا..... لیکن ڈاکو کی بات سیدھی اس کے دل پر جا کر لگی..... اس کے کانوں میں بار بار ڈاکوؤں کے قہقہے گونج رہے تھے..... ساتھ ہی سردار ڈاکو کی بات اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی..... "وہ علم کس کام کا جس کو میرے جیسے ڈاکو لے اڑیں" ڈاکوؤں نے جو اس کی بے عزتی کی تھی ..... اور جو کچھ اسے کہا تھا..... وہ اسے بھلا نہیں پا رہا تھا..... پھر اس نے ایک فیصلہ کر لیا کہ وہ علم کاغذوں پر نہیں بلکہ اپنے سینے میں محفوظ کرے گا..... اور جو سبق ملا کرے گا اسے خوب یاد کیا کرے گا..... پھر اس بچے نے خوب محنت کی اور علم کو کاغذوں میں محفوظ کرنے کی بجائے اپنے سینے میں محفوظ کیا اسی کا نتیجہ تھا کہ پھر وہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور امام وقت کہلائے۔ جی ہاں پیارے ساتھیو: یہ بچہ بڑا ہو کر پھر امام غزالی رحمہ اللہ بنا جن کی علمی قابلیت اور ذہانت کا پورا زمانہ آج بھی معترف ہے کیونکہ انہوں نے علم کو کاغذوں میں محفوظ کرنے کی بجائے اپنے سینے میں محفوظ کرنا شروع کر دیا تھا۔

www.ahnafmedia.com

چڑیا بی کے بچے

اہلیہ مفتی شبیر احمد

گھنے جنگل کے پار افق پر سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور سورج کی شعاعیں درختوں کی اوٹ سے جھانکتے ہوئے جنگل کی ناہموار زمین پر بمشکل پہنچ رہی تھیں۔ گویا جنگل کی زندگی میں ہر سو اجالا پھیل چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی تمام چرند پرند بھی اپنی اپنی نگاہوں میں میٹھی سی انگڑائی لے کر بیدار ہو چکے تھے، وہ سب اپنی سریلی اور خوب صورت آواز میں خدائے واحد کی حمد و ثناء میں مصروف تھے۔ درختوں پر بسیرا کیے پرندے بھی اپنے اپنے بچوں کو بیدار کر کے گزشتہ رات کے جمع کیے دانوں سے ان کو ناشتہ کرا رہے تھے، ننھے ننھے پرندوں کے بابا جان آج کے دن کے لیے راشن تلاش کرنے نکل پڑے تھے۔ جب کہ ماما جان اپنے اپنے گھونسلوں کی صفائی ستھرائی کر رہی تھیں، انہی درختوں میں سے ایک درخت پر چڑیا بی اپنے دو ننھے منے بچوں کے ساتھ رہ رہی تھیں، بچوں کے ابا یعنی چڑے میاں اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ دانہ کی تلاش میں نکل پڑے تھے، معمول کے مطابق چڑیا بی نے اپنے بچوں کو نہلایا دھلایا اور دیگر کام کاج سے فارغ ہو کر اب وہ پڑوس کے درخت پر بی فاختہ کے بچوں کی طبیعت دریافت کرنے گئی ہوئی تھیں۔ بی فاختہ کے بچے کئی روز سے سرد موسم کے باعث بیمار ہو گئے تھے۔ جاتے جاتے چڑیا بی اپنے بچوں کو کہہ کر گئی تھیں کہ دیکھو شرارتیں نہ کرنا ورنہ شیطان کے چیلے کوے آ کر تمہیں کچا کھا جائیں گے، ادھر چڑیا بی کے جاتے ہی بچوں پر کووں کا خوف طاری تھا مگر یہ ڈر؛ ان کی شرارتی اور بے چین طبیعت پر زیادہ دیر حاوی نہ رہ سکا اور دونوں بچوں نے کھیل کود شروع

www.ahnafmedia.com

کر دیا۔ کھیل یہ تھا کہ دونوں بچے بیک وقت اپنے گھونسلے سے اڑان بھرتے اور زمین پر آ کر ایک تنکا اٹھا کر واپس گھونسلے میں لے جاتے۔ جو پہلے واپس آتا وہ جیت جاتا۔ دو دفعہ تنکے اٹھا کر لانے کے بعد تیسری دفعہ آخری بار مقابلہ کے لیے دونوں نے اپنے پر تولے اور زمین پر آنے لگے، ابھی وہ زمین سے کچھ فاصلے پر ہی تھے کہ یکایک کسی چیز نے انہیں آگھیرا اور وہ دونوں ایک مضبوط شکنجے میں پھنس گئے، ننھے منے بچوں کے جب حواس بحال ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ دونوں کسی انسانی قافلے کے ہاتھوں جکڑ لیے گئے ہیں، دونوں اپنے بچاؤ کے لیے چیخ و پکار شروع کر دی۔ ادھر چڑیابی کو جب کسی کی چیخ و پکار سنائی دی تو وہ پریشان ہو گئیں کہ اللہ خیر کرے کہیں یہ میرے بچے تو نہیں رو رہے، جب چڑیابی نے اپنے درخت کے قریب آ کر یہ منظر دیکھا کہ ان کے دونوں ننھے منے معصوم روئی کے گالے جیسے بچے انسانی شکار بننے جا رہے ہیں تو ان سے رہا نہ گیا، حلیہ سے یہ انسان تو بہت اچھے معلوم ہوتے تھے مگر چڑیابی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر انہوں نے ان کے بچوں کو کیوں پکڑ لیا ہے؟ اپنی جان خطرے میں ڈال کر وہ ان چند آدمیوں کے گرد اپنے پر پھیلا کر ان کے سروں پر منڈلانے لگیں اور ساتھ ساتھ اپنے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو ان سے نجات دلا دے، یہ تو بے قصور ہیں، ابھی چڑیابی اپنے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ ہی رہی تھیں کہ اس نے دیکھا ایک اور شخص اس انسانی قافلہ کے ساتھ آ ملے۔ یہ شخص ان سب میں بہت بااخلاق، شریف اور بھلے معلوم ہوتے تھے اور اس پورے گروہ کے سردار بھی شاید یہی تھے۔ جیسے ہی انہوں نے دیکھا کہ چڑیابی کے دو ننھے منے معصوم بچے ان کے ساتھیوں کے قبضے میں ہیں اور ان بچوں کی ماں پریشان ان کے گرد منڈلا رہی ہے تو وہ فکر مند ہو گئے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کس نے ان

www.ahnafmedia.com

معصوم بچوں کو پکڑ کر بے زبان چڑیا کو تکلیف پہنچائی ہے، قافلہ کے لوگوں نے اپنے سردار کو سارا ماجرا کہہ سنایا کہ جب آپ اپنی ضرورت کے لیے گئے تو ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا، جب سے یہ چڑیا اپنے بچوں کے پیچھے ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ اس قافلہ کے سردار نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ فوراً ان بچوں کو چھوڑ دیا جائے، چنانچہ ساتھیوں نے فوراً حکم کی تعلیم کی اور یوں چڑیا بی نے ان کے سردار کو تشکر آمیز نظروں سے دیکھا اور خوشی خوشی اپنے بچوں کو لے کر اپنے گھونسلے کی جانب اڑ گئیں۔ پیارے بچو! کیا آپ جانتے ہیں یہ نیک لوگ کون تھے؟ یہ نیک لوگ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ساتھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور اس قافلہ کے سردار خود ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جو کہ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔

غلطی ہائے مضامین کہ مت پوچھ

قارئین کرام! ماہنامہ بنات اہل السنت کے شمارے بابت ماہ اپریل 2013ء میں چند فنی خرابیوں اور کچھ اپنی غفلت کے باعث ایک دو مقامات پر سخت قسم کی غلطیاں ہوگئی تھیں صفحہ نمبر 26 اور صفحہ نمبر 27 پر ایک ہی مضمون لگ گیا اور صفحہ نمبر 63 بالکل خالی چھپ گیا۔ جس پر ہمیں بہت افسوس ہے کہ ہمارے حساس مزاج قارئین کو اس سے کوفت ہوئی ہوگی اس لیے نماز اہل السنت کی قسط نمبر 25 دوبارہ لگا دی گئی ہے تاکہ ترتیب باقی رہے ہم اس غلطی پر نادم بھی ہیں اور آئندہ رااحتیاط کے اصول پر بھی عمل پیرا ہو چکے ہیں۔ **(ادارہ)**

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر26

ظہیر الدین محمد بابر

امان اللہ کاظم

سلطان احمد تنبل اوش میں جما بیٹھا تھا بابر کے لیے اس کی سرکوبی ضروری ہوگئی تھی۔ چار ہزار مغل فوجیوں کے آجانے کی وجہ سے بابر کا حوصلہ مزید بڑھ گیا اس نے علی دوست کی رائے کے علی الرغم سلطان احمد تنبل کو سبق سکھانے کی ٹھانی۔ بابر نے اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مادو کا انتخاب کیا۔ یہ قلعہ سلطان احمد تنبل کے چھوٹے بھائی کے زیر تسلط تھااور نہایت ہی مضبوط سمجھا جاتا تھا۔ قلعے کے ایک طرف دریا بہتا تھا جبکہ قلعہ نہایت اونچائی پر واقع تھا۔ اس کی اونچائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتاہے کہ اگر قلعے سے باہر کھڑے ہو کر تیر چلایا جاتا تو وہ بمشکل قلعے کی فصیل کو چھو پاتا۔ قلعے کے نیچے دونوں طرف فصیل اس طرح بنائی گئی تھی کہ وہ ایک گلی کی شکل اختیار کر گئی تھی اور پھر یہ گلی آگے بڑھتی ہوئی دریا سے جاملی تھی جس میں دریا کا پانی بہنے لگا تھا یہی پانی شہریوں کی ضرورت پوری کرتا تھا۔

بابر نے مادو کے قلعے کا محاصرہ کر لیا قلعے کے محصورین نے حملہ آوروں کا ڈٹ کا مقابلہ کیا اور پتھر برسا برسا کر بابر کے بہت سے آدمی مار ڈالے دوسرے دن بابر کو عقل آئی اور اس نے دریا سے قلعے کے اندر جاتے ہوئے گلی نما نالے پر قبضہ کر کے اسے بند کر دیا۔ چند ہی دن میں محصورین کے حوصلے پست ہوگئے اور انہوں نے ہتھیار ڈالنے ہی میں اپنی عافیت سمجھی۔ سلطان احمد تنبل کے بھائی اور اس سے ستر اسّی آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور باقی ماندہ آبادی کو امان دے دی

www.ahnafmedia.com

گئی۔مادو کے قلعے کی فتح کے بعد بابر کے حوصلے اور بڑھ گئے اور پھر وہ سلطان احمد تنبل سے فیصلہ کن معرکے پر کمربستہ ہوگیا۔ تنبل ؛ بابر کی نقل و حرکت پر برابر نظر رکھے ہوئے تھا۔مادو میں اپنے بھائی کی شکست اور اس کی گرفتاری سے اسے دلی صدمہ پہنچا اس نے بڑی سرعت سے اوش[Osh]کو چھوڑا اور آنجان جا پہنچا۔ آنجان؛اندجان اور مادو کے درمیان واقع تھا اس طرح وہ اندجان اور باربر کے درمیان حائل ہوگیا۔بابر نے کوئی دقیقہ فروگزاشت کیے بغیر آنجان کا رخ کیا۔وہاں پہنچ کر اس نے تنبل کے فوی کیمپ کے بالمقابل خیمے گاڑ دیے دونوں فوجیں تقریباً چالیس روز تک ایک دوسرے کے مدمقابل پڑی رہیں مگر کوئی جنگ نہ ہوئی۔

اسی دوران بابر کو سمرقند سے ایک روح فرسا خبر ملی کہ کم بخت نعمت خسر شاہ نے تاج و تخت کے حصول کی ہوس میں اپنے آقا بائسنغر مرزا[جو کہ بابر کا چچا زاد تھا]اور اس کے نوجوان بیٹے کو تختہ دار پر لٹکا دیا تھا۔اس سے قبل اس نے بائسنغر مرزا کے بڑے بھائی مسعود مرزا کو بھی خفیہ طریقے سے قتل کرادیا تھا۔ بائسنغر مرزا بڑا خوش طبع اور صاحب فضیلت شخص تھا،خوب سخاوت کرتا تھا۔ ایک اچھا شاعر اور ایک عمدہ مصور بھی تھا۔بائسنغر مرزا کے قتل کے بعد سلطان احمد اپنے بھائیوں،عزیزوں،اہل خانہ اور ایک فوجی دستے کے ہمراہ بابر کے پاس آنجان آپہنچا۔اسی دوران قنبر علی اور قاسم بیگ [یہ دونوں حضرات بابر کے نہایت قریبی مشیر کار تھے]اوش سے فرار ہوکر بابر کے پاس آنجان پہنچ گئے۔اس طرح " قطرہ قطرہ می شود دریا" کے مصداق بابر کی فوجی جمعیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگیا جس سے بابر کو خوب تقویت ملی اور اس کے حوصلے بڑھ گئے۔

بابر ؛ تنبل سے دو دو ہاتھ کرنے کے لیے پر تول ہی رہا تھا کہ وہ آنجان

www.ahnafmedia.com

سے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر خوبان کے قرب میں خیمہ زن ہو گیا۔ بابر نے بھی اپنے خیمے اکھاڑے اور تنبل کے تعاقب میں خوبان جا پہنچا۔ بار دگر دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مدمقابل خیمہ زن ہو گئی تھیں۔ دوسرے دن دونوں فوجوں کے درمیان میدان جنگ سج گیا۔ دونوں طرف سے خوب داد شجاعت دی گئی۔ مگر بابر کا پلہ بھاری رہا تنبل شکست خوردہ ہو کر اوزقند کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اس کے بہت سے فوجی مارے گئے اور کچھ گرفتار کر لیے گئے۔ تنبل اس بھاگ دوڑ سے تھک گیا تھا اس لیے وہ کچھ دنوں کے لیے اوزقند سے میں آرام کرنا چاہتا تھا۔ بابر نے بھی اندجان کی طرف مراجعت میں عافیت سمجھی اسے اور اس کے فوجیوں کو آرام کی ضرورت تھی۔ مرغینان کا قلعے دار علی دوست جو بظاہر بابر کا دوست تھا بابر کو برابر اپنے بے سروپا مشوروں سے زچ کیے ہوئے تھا۔ بالفاظ دیگر وہ کسی مداری کی طرح اپنی ڈگڈگی کی آواز پر بابر کو نچانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ بابر اندجان کے ساری محل میں واپس آچکا تھا۔ علی دوست بھی کسی ہمزاد کی طرح اس کی جان سے چمٹا ہوا تھا۔ ایک بار نانی اماں [دولت بیگم] نے بابر سے کہا تھا کہ "حسن یعقوب مرزا کی روح علی دوست کے قلب میں سما گئی ہے۔ یاد رکھنا یہ شخص حسن یعقوب مرزا کی طرح تمہارا بھی خیر خواہ نہیں ہے۔ اسے جب بھی موقع ملا وہ کسی زہریلے بچھو کی طرح تجھے ڈنگ مارنے سے نہیں چوکے گا۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں سے کبھی پسیج مت جایئے گا۔ یہ شخص تجھے سونے کی زنجیر سے باندھ کر اپنے قابو میں رکھنا چاہتا ہے اس سے ہمیشہ ہوشیار رہیے گا۔"

ایک دن موقع دیکھ کر علی دوست نے بابر سے اپنا مدعا کہہ ہی ڈالا "سلطان معظم! آپ تیموری سلطنت کے حقیقی وارث ہیں۔ سمرقند پر صرف اور صرف آپ کا حق ہے بنابریں سلطان معظم! تیموری کی طرح آپ کو بھی سمرقند کو

www.ahnafmedia.com

اپنا دارالخلافہ بنانا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے سمرقند پر آپ کا قبضہ ہونا لازمی قرار پاتا ہے مگر جب تک تنبل اور جہانگیر مرزا کی آئے دن کی چشمک سے آپ کو خلاصی مل نہیں جاتی سمرقند کی فتح ایک خواب نظر آتا ہے ان دونوں جونکوں سے سے خلاصی پانے کا صرف ایک ہی طریقہ مجھے سمجھائی دیتا ہے وہ یہ کہ آپ کو آخشی سمیت شمالی شہر جہانگیر مرزا کے حوالے کر دینے چاہییں جبکہ اندجان، خجند اور جنوب مغرب کے تمام شہروں کو اپنے زیر تسلط رکھنا چاہیے جہانگیر مرزا اور اس کے پشت پناہ سلطان احمد تنبل کے منہ میں جب تک یہ ہڈی نہیں ڈالی جائے گی وہ نیچے نہیں بیٹھیں گے۔ صرف یہی ایک صورت ہے جس سے فرغانہ کا امن دیرپا بنایا جاسکتا ہے اس طرح آپ کو بھی یہ موقع میسر آجائے گا کہ آپ سمرقند کی طرف توجہ مبذول کر سکیں۔ بابر آنکھیں بند کئے علی دوست کی گفتگو سنتا رہا مگر اس نے اس کے جواب میں کچھ نہ کہا اسے رہ رہ کر نانی اماں کی نصیحت یاد آرہی تھی کہ علی دوست بھی حسن یعقوب مرزا کی طرح موقع پاتے ہیں اسے آستین کے سانپ کی طرح ڈسنے سے گریز نہیں کرے گا۔ بنابریں بابر نے علی دوست کو ٹالنے کی غرض سے کہا کہ "میں آپ کے مشورے پر ضرور غور کروں گا۔"

ابھی بابر ستانے بھی نہیں پایا تھا کہ اسے خبر موصول ہوئی کہ سلطان احمد تنبل اوزقند کو چھوڑ کر آخشی طرف بڑھ رہا ہے وسط سرما کی رگوں میں خون منجمد کر دینے والی سردی میں اس نے بھی اپنی فوج کے ہمراہ اندجان سے آخشی کے سرحدی قلعے کی طرف قدم بڑھا دیے۔ سلطان احمد تنبل نے یہ آخشی سے کچھ ہی دور کاشان کا محاصرہ کر لیا۔ تزک بابری میں لکھا ہے کہ اس رات سردی اتنی تیز تھی کہ بہت سے آدمیوں کے ہاتھ پیر بے کار ہوگئے۔ بہت سے لوگوں کے کان سوج کر سیب کے برابر ہوگئے۔ بابر کے آناًفاناً آخشی پہنچ جانے کی خبر پاکر

www.ahnafmedia.com

سلطان احمد تنبل اور اس کے فوجیوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ان کے حوصلے پست ہو گئے انہیں قطعاً یہ امید نہیں تھی کہ بابر اس قدر سرعت کے ساتھ ان کے سروں پر آ پہنچے گا بد قسمتی سے بابر کے سرداروں نے اسے مشورہ دیا کہ ہمیں صبح کا انتظار کر لینا چاہیے نتیجۃً تنبل بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ورنہ قوی امید تھی کہ اگر رات کے وقت تنبل کے کیمپ پر حملہ کر دیا جاتا تو اس کا قصہ ہمیشہ کے لیے پاک ہو جاتا۔ مگر یہ تنبل کی خوش بختی ہی تھی کہ اسے نکل بھاگنے کا موقع مل گیا۔

1500 کے ابتدائی ایام تھے۔ گویا کہ ظہیر الدین بابر سترہ برس کا ہو گیا تھا۔ بابر کی نانی اماں دولت بیگم اس کی ماں قتلق نگار خانم اور بہن خان زادہ بیگم بابر کے ذاتی اور ملکی معاملات میں کوئی دخل اندازی نہیں کرتی تھیں مگر وہ بابر کی بہی خواہ اور وفادار ضرور تھیں۔ بابر کی بہن خان زادہ بیگم جو بابر سے عمر میں بڑی تھی اب بھرپور جوان ہو چکی تھی۔ بابر اور خان زادہ بیگم کی ابھی تک شادی خانہ آبادی نہیں ہو پائی تھی کیونکہ ان دونوں کے لیے حالات کافی نامساعد رہے تھے۔ ادھر سمرقند میں بابر کی منگیتر شہزادی عائشہ بھی [جو کہ بابر کی چچازاد بھی تھی اور خالہ زاد بھی] بابر کے نام پر کنواری بھی ہوئی تھی۔ وقت کا تقاضا یہی تھا کہ خان زادہ بیگم ، بابر اور عائشہ کی شادی ہو جانا چاہیے تھی۔ مگر غیر یقینی حالات کے پیش نظر ابھی ایسا نہیں ہو پایا تھا، قتلق نگار خاتم اور دولت بیگم نے بابر پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ اسے خان زادہ بیگم کے لیے بھی کوئی اس کا ہمسر رشتہ تلاش کرنا چاہیے اور اسے بھی عائشہ کے ساتھ شادی کر ڈالنا چاہیے مگر بابر کا ابھی تک جنگ وجدل اور فتح وشکست کا سلسلہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اس لیے وہ ابھی تک اپنے ان فرائض سے عہدہ برا نہیں ہو سکا تھا اور اب جبکہ نانی اماں اور والدہ نے دباو اڈالنا شروع کیا تو اس کی آنکھیں کھلیں۔ (جاری ہے)

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 25

نماز اہل السنت والجماعت

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق :

شریعت اسلامیہ میں احکام خداوندی کے مخاطب مرد و عورت دونوں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے احکام جس طرح مردوں لئے ہیں عورتیں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن عورت کی نسوانیت اور پردہ کا خیال ہر مقام پر رکھا گیا ہے۔ ان عبادات کی ادائیگی میں عورت کے لئے وہ پہلو اختیار کیا گیا ہے جس میں اسے مکمل پردہ حاصل ہو۔ ایمان کے بعد سب سے بڑی عبادت ''نماز'' ہے۔ اس کے بعض احکام مشترک ہونے کے باوجود بعض تفصیلات میں واضح فرق ملتا ہے۔ ذیل کی احادیث اس فرق کو واضح بیان کرتی ہیں۔

1: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ... فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاوَائِلَ بْنَ حُجْرٍ! اِذَاصَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْكَ حَذْوَاُذُنَیْكَ وَالْمَرْاَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْھَا حِذَاءَ ثَدْیَیْھَا۔

(المعجم الکبیر ج 9ص144، مجمع الزوائد ج 2ص272، جامع الاحادیث ج23 ص 439)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وائل بن حجر! جب تم نماز پڑھو تو اپنے کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھوں کو چھاتی کے برابر اٹھائے۔

2: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَبِیْبٍ رحمہ اللہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ

www.ahnafmedia.com

عَلٰی اِمْرَاَتَیْنِ تُصَلِّیَانِ فَقَالَ اِذَاسَجَدْتُّمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَی الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ لَیْسَتْ فِیْ ذٰلِكَ کَالرَّجُلِ۔

(مراسیل ابی داؤد ص28، السنن الکبری للبیہقی ج 2ص223 باب مایستحب للمراۃ الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج3 ص 233 رقم الحدیث 2110)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

3: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ .... کَانَ یَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَّتَجَافُوْا فِیْ سُجُوْدِھِمْ وَ یَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ یَّتَخَفَّضْنَ وَکَانَ یَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَّفْرِشُوْا الْیُسْرٰی وَیَنْصَبُوْا الْیُمْنٰی فِی التَّشَھُّدِ وَیَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ یَّتَرَبَّعْنَ۔

(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص222.223 باب مایستحب للمراۃ....الخ)

ترجمہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چہار زانو بیٹھیں۔

جاری ہے

www.ahnafmedia.com

ہمارا کچن

عائشہ بنت ارشد علی

کوفتہ چٹنی:

کوفتوں کے لیے اجزاء	چٹنی کے لیے اجزاء
سرخ مرچ پاؤڈر..... ایک چائے کا چمچ	ہرا دھنیا..... تین گڈی
گرم مصالحہ پاؤڈر..... آدھا چائے کا چمچ	ہری مرچ..... چار یا پانچ عدد
قیمہ..... ایک پاؤ	نمک..... حسب ضرورت
انڈا..... ایک عدد	پیاز..... ایک عدد
بیسن..... ایک کھانے کا چمچ	لہسن..... تین عدد
نمک..... حسب ذائقہ	خشخاش..... ایک کھانے کا چمچ
پودینہ..... کچھ پتیاں	املی یا دہی..... دو کھانے کے چمچ
آئل..... حسب ضرورت	تیل..... چار کھانے کے چمچ

ترکیب:

سب سے پہلے قیمے کو باریک پیس لیں بیسن کو توے پر بھون لیں۔ پودینہ باریک کاٹ لیں۔ قیمے میں نمک، سرخ مرچ پاؤڈر، گرم مصالحہ پاؤڈر، بیسن، انڈا اور کٹا ہوا پودینہ شامل کر دیں۔ سب کو اچھی طرح مکس کر لیں قیمے کے کوفتے بنا کر فرائنگ پین میں تیل گرم کر کے گولڈن براؤن کر لیں۔ تلے ہوئے کوفتوں کو تیار چٹنی میں ڈال دیں تھوڑے پانی کا چھینٹا دے کر دھیمی آنچ پر دم پر رکھ دیں گرم نان یا پراٹھے کے ساتھ اور پیاز کے سلاد کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر کھائیں۔

www.ahnafmedia.com

مرکز اہل السنّت والجماعت

ایک ادارہ، ایک تحریک

زیرسرپرستی

محمد الیاس گھمن

شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

پندرہ روزہ دورۂ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین وسالکین)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلۂ حق (سہ ماہی)۔ فقیہ (ماہنامہ)۔ بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت

(فکری ونظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احناف میڈیا سروس www.ahnafmedia.com

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احناف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوۃ، عُشر، صدقات کی مد میں تعاون فرمائیں

میزان بینک سرگودھا

اکاؤنٹ نمبر

1401-03600000900

بنام محمد الیاس

خط وکتابت مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

E-mail: markazhanfi@gmail.com 0346-7357394 - 048-3881487

www.ahnafmedia.com